FRI.7.March 2025
VOLUME:20 NO:59
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 7/ مارچ 2025
جلد:20 شمارہ: 59
6/رمضان المبارک 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

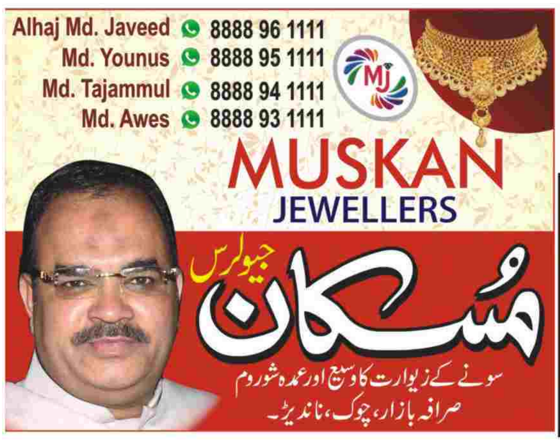

امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ ساتھ 5 مسلم ممالک نے
9/ماہ کے اندر حماس کا نام ونشان مٹانے کا منصوبہ تیار کیا

غزہ: فلسطینی سرحد پر غزہ کی حفاظت کے لیے 1987 میں 'حماس' کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ حماس کے جنگجو اسرائیلی فوجیوں سے آمنے سامنے کی لڑائی لڑتے ہیں اور ابھی تک اسرائیل کے سامنے پوری طاقت سے کھڑے دکھائی دیے ہیں۔ لیکن امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ ساتھ 5 مسلم ممالک 'حماس' کو نیست ونابود کرنے کے درپے نظر آرہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 7 ممالک نے مل کر ایک خاص منصوبہ تیار کیا ہے تاکہ 9 ماہ کے اندر حماس کا نام و نشان مٹایا جا سکے۔ جو حالات پیدا ہو رہے ہیں، اس سے یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اپنی بنیاد کے 38 سال بعد حماس کی الٹی گنتی شروع ہو گئی ہے۔ یہ بات پہلے بھی سامنے آچکی ہے کہ جس طرح حماس کی مخالفت ہو رہی ہے، اس سے آنے والے دنوں میں اس کے وجود پر خطرات کے بادل منڈلا سکتے ہیں۔ حماس اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ پر بات چیت ضرور چل رہی ہے، لیکن حماس اسرائیلی لاشوں کو چھوڑنے کے لیے رضامند نہیں ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 6 مارچ کو آخری تنبیہ بھی جاری کردی ہے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اگر حماس نے اسرائیلی یرغمالوں کی لاشوں کو نہیں چھوڑا تو ایک بھی حماس کا جنگجو زمین پر نظر نہیں آئے گا۔ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل کے جنگجو اگر امن نہیں چاہتے ہیں تو پھر ہم اسے ختم کر دیں گے۔ امریکی صدر کی اس تنبیہ کو اب حماس کتنی سنجیدگی سے لیتا ہے، یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا، لیکن جس طریقے سے حماس ٹرمپ کے نشانے پر آ گیا ہے، اس سے حماس کی تباہی کے اندیشے بڑھ گئے ہیں۔ اس درمیان اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے ایال جمیر کو نیا فوجی چیف مقرر کیا ہے۔ ذمہ داری سنبھالتے ہی جمیر نے حماس کو ختم کرنے کی قسم کھائی ہے۔ جمیر شروع سے ہی غزہ آپریشن میں اہم کردار نبھاتے رہے ہیں۔ جمیر جب فوج میں آئے تھے، تو اس کے بعد حماس کی تشکیل ہوئی تھی۔ جمیر گراؤنڈ پر حماس کے خلاف کئی بڑے آپریشن چلا چکے ہیں۔ ایسے میں جمیر کا نیا فوجی چیف بننا حماس کے لیے فکر انگیز ہے۔ جمیر اگر جارحانہ طریقے سے کارروائی کرتے ہیں تو حماس کے لیے مشکلات یقینی ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کے علاوہ 5 مسلم ممالک بھی ہیں جو مسلم اکثریتی ملک فلسطین میں حماس کی موجودگی کے خلاف آواز اٹھا چکے ہیں۔ فلسطین کو کئی مسلم ممالک کی حمایت حاصل ہوتی رہی ہے، لیکن یہودی اکثریتی ملک اسرائیل کو بھی کچھ مسلم ممالک کا ساتھ مل رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ 5 مسلم ممالک نے ایک ایسی تجویز تیار کی ہے جس میں حماس کو ختم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ غزہ باز آبادکاری کے نام سے تیار اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ حماس کی جگہ 'ٹیکنو فرینڈ آرگنائزیشن' تیار کیا جائے۔ جن مسلم ممالک نے یہ تجویز رکھی ہے، ان کے نام سعودی عرب، قطر، یو اے ای، اردن اور مصر ہیں۔ غزہ کے حالات پر گہری نظر بنائے ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس تجویز کو منظوری مل گئی تو حماس کا خاتمہ یقینی ہے۔

ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت کے 'نمامی گنگے' منصوبہ کی
حقیقت سے اٹھایا پردہ، ماں گنگا کو دھوکہ دینے کا لگایا الزام

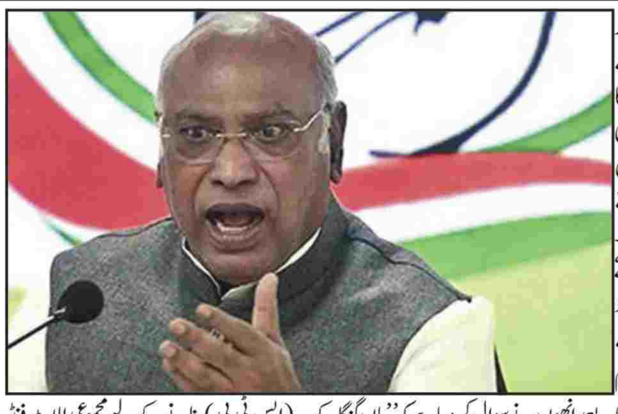

نئی دہلی: 6/ مارچ (ایجنسیز) کانگریس لگاتار وزیر اعظم نریندر مودی کے وفا نہ ہونے والے وعدوں اور مودی حکومت کے ناکام منصوبوں کا تذکرہ کر برسر اقتدار طبقہ کو ہدف تنقید بنا رہی ہے۔ آج ایک بار پھر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے پی ایم مودی کو نشانے پر لیتے ہوئے 'گنگا صفائی' کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ انھوں نے وزیر اعظم کے 'ماں گنگا نے بلایا ہے' والے جملہ اور 'نمامی گنگے' پروجیکٹ کو یاد کرتے ہوئے گنگا کی حالت زار لوگوں کے سامنے رکھی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیے گئے ایک طویل پوسٹ میں کھڑگے نے لکھا ہے کہ ''مودی جی نے کہا تھا کہ ان کو 'ماں گنگا نے بلایا ہے'، لیکن سچ یہ ہے کہ انھوں نے گنگا صفائی کی اپنی گارنٹی کو 'بھلایا' ہے! تقریباً 11 سال پہلے 2014 میں نمامی گنگے پروجیکٹ لانچ کیا گیا تھا۔ نمامی گنگے منصوبہ میں مارچ 2026 تک 42500 کروڑ روپے کا فنڈ استعمال کیا جانا تھا، لیکن پارلیمنٹ میں دیے گئے سوالات کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر 2024 تک صرف 19271 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ یعنی مودی حکومت نے نمامی گنگے پروجیکٹ کے 55 فیصد فنڈ خرچ ہی نہیں کیے ہیں۔'' اس کے بعد انھوں نے سوال کر دیا ہے کہ ''ماں گنگا کے تئیں اتنی سست روی کیوں؟'' اس پوسٹ میں کانگریس صدر آگے لکھتے ہیں کہ ''2015 میں مودی جی نے ہمارے این آر آئی ساتھیوں سے 'کلین گنگا فنڈ' میں تعاون کرنے کی گزارش کی تھی۔ مارچ 2024 تک اس فنڈ میں 876 کروڑ روپے عطیہ دیے گئے، لیکن اس کا 7.56 فیصد اب تک استعمال نہیں ہوا ہے۔ اس فنڈ کا 53 فیصد سرکاری اداروں سے عطیہ لیا گیا ہے۔'' انھوں نے مزید لکھا ہے کہ ''نومبر 2024 میں راجیہ سبھا میں دیا گیا ایک جواب بتاتا ہے کہ نمامی گنگے کے 38 فیصد پروجیکٹس ابھی زیر التوا ہیں۔ سیویج ٹریٹمنٹ پلانٹس (ایس ٹی پی) بنانے کے لیے مجموعی الاٹ فنڈ کا 82 فیصد خرچ کیا جانا تھا، لیکن 39 فیصد ایس ٹی پی اب بھی پورے نہیں ہوئے ہیں، اور جو پورے ہوئے ہیں وہ چالو ہی نہیں ہیں۔'' ایس ٹی پی سے متعلق ملکارجن کھڑگے نے اتر پردیش، بہار اور مغربی بنگال کی صورت حال بھی سامنے رکھی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اتر پردیش کے 75 فیصد نالے، جنھیں ایس ٹی پی میں جانا تھا، اس کا آلودہ پانی سیدھے گنگا ندی میں جا رہا ہے۔ ان میں 16.3513 ایم ایل ڈی سیویج ڈالا جا رہا ہے۔ 97 فیصد ایس ٹی پی میں اصولوں پر عمل نہیں ہوا ہے۔ یہ نومبر 2024 تک کی صورت حال ہے۔ بہار کے بارے میں انھوں نے بتایا ہے کہ اس ریاست میں 46 فیصد ایس ٹی پی چالو نہیں ہیں، باقی فیکل کولیفورم لیول پر کھرے نہیں اترتے۔ بہار کی یہ صورت حال اکتوبر 2024 تک کی ہے۔ اسی طرح مغربی بنگال میں مارچ 2024 تک 40 ایس ٹی پی کام نہیں کر رہے تھے۔ 95 فیصد این جی ٹی کے پیمانوں کو پورا نہیں کر رہے تھے اور 1.76+ ایم او ای ایف پیمانوں پر عمل نہیں کر رہے تھے۔ گنگا ندی میں گندگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے کچھ دیگر حقائق بھی سامنے رکھے ہیں۔ انھوں نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''نومبر 2024 میں نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) نے مودی جی کے پارلیمانی حلقہ وارانسی میں گنگا کی صفائی بنائے رکھنے میں انتظامیہ کی ناکامی پر سخت ناراضگی ظاہر کی تھی۔ سخت پھٹکار لگاتے ہوئے ٹریبونل نے یہاں تک مشورہ دیا کہ ندی کے کنارے ایک بورڈ لگایا جائے، جس میں لکھا ہو کہ شہر میں گنگا کا پانی نہانے کے لیے محفوظ نہیں ہے۔'' ساتھ ہی وہ یہ بھی مطلع کرتے ہیں کہ ''فروری 2025 میں جاری سنٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کی تازہ رپورٹ میں فیکل کولیفورم لیول 2500 یونٹ فی 100 ایم ایل کی محفوظ حد سے بہت زیادہ پایا گیا۔ یہ لیول پریاگ راج کے شاستری برج کے پاس 11000 یونٹس فی 100 ایم ایل اور سنگم میں 7900 یونٹس فی 100 ایم ایل تھی۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''دیگر تحقیق کے مطابق سالڈ ویسٹ (سخت کچرا) کے اضافہ کے سبب گنگا کے پانی میں شفافیت گھٹ کر محض 5 فیصد رہ گئی ہے، جو سنگین آلودگی کی علامت ہے۔ مئی اور جون 2024 کے درمیان گنگا میں پلاسٹک آلودگی میں 25 فیصد کا اضافہ ہوا، جس سے آلودگی کا بحران مزید بڑھ گیا۔'' ملکارجن کھڑگے نے پوسٹ کے آخر میں گنگا ندی کے کنارے بیت الخلاء کی تعمیر سے متعلق بھی کچھ اہم نکات پیش کیے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''گنگا گرام کے نام پر مودی حکومت نے صرف بیت الخلاء کی تعمیر کرائی ہے۔ 5 ریاستوں میں گنگا کنارے 134106 ہیکٹیئرس کی شجر کاری کرنی تھی، جس کی لاگت 2294 کروڑ روپے تھی۔ لیکن 2022 تک 78 فیصد شجر کاری نہیں ہوئی اور 85 فیصد فنڈ استعمال نہیں ہوئے۔ ایسا انکشاف آر ٹی آئی نے کیا ہے۔'' ان ساری باتوں کو پیش کرنے کے بعد کانگریس صدر نے کہا کہ ''گنگا زندگی بخش ہے۔ ہندوستان کی ثقافت اور اس کی روحانی وراثت ہے، لیکن مودی حکومت نے گنگا صفائی کے نام پر ماں گنگا سے صرف دھوکہ ہی کیا ہے۔''

مودی اور ٹرمپ کا کارٹون شائع کرنے والے میگزین 'آنندوکٹن' پر عائد پابندی ختم، مدراس ہائی کورٹ کا فیصلہ

چینائی: مدراس ہائی کورٹ نے وزارت اطلاعات ونشریات کو تمل ہفتہ وار میگزین (جریدہ) 'آنندوکٹن' کی ویب سائٹ پر عائد کی گئی پابندی کو ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے کارٹون شائع کرنے پر 'آنندوکٹن' پر یہ پابندی عائد کی گئی تھی۔ جسٹس بھرت چکروتی نے ایک طرف حکومت کو ویب سائٹ پر سے پابندی ہٹانے کا حکم دیا، وہیں دوسری جانب میگزین سے کارٹون والے صفحہ کو ہٹانے کی ہدایت بھی دی۔ واضح ہو کہ میگزین 'آنندوکٹن' کے ایک کارٹون میں وزیر اعظم نریندر مودی کو بیڑیوں میں جکڑا ہوا اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ان کے ساتھ بیٹھا ہوا دکھایا گیا تھا۔ اس کے بعد وزارت اطلاعات ونشریات نے 25 فروری 2025 کو ویب سائٹ بلاک کر دی تھی۔ وزارت کا کہنا تھا کہ ویب سائٹ ملک کی خود مختاری پر حملہ کرتی ہے۔ حالانکہ ہائی کورٹ نے کہا کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے ایسا لگے کہ کارٹون ملک کی خود مختاری پر حملہ کرتی ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل اے آر ایل سندرسن نے دلیل دی کہ یہ کارٹون امریکہ کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو متاثر کرے گا۔ انہوں نے دلیل دی کہ اگر یہ صاف ہو کہ ہندوستان کی خود مختاری اور سالمیت، ہندوستان کے دفاع، ریاست کی سلامتی کے لیے پابندی ضروری ہے تو آئین کے آرٹیکل 19(2) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 69 اے ایسے مواد پر مناسب پابندی کا التزام کرتی ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے دلیل دی کہ مرکز کے پاس ویب سائٹ کو بلاک کرنے کا حق ہے۔ میگزین 'آنندوکٹن' کی جانب سے پیش سینئر وکیل وجے نارائن نے دلیل دی کہ کارٹون ملک کی خود مختاری اور سالمیت یا امریکہ کے ساتھ ملک کے تعلقات کو متاثر نہیں کرتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ کارٹون تقریر اور اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرنے کے لیے آرٹیکل 19 کی کسی بھی بنیاد کے تحت نہیں آتا ہے۔ وجے نارائن نے یہ بھی دلیل دی کہ مرکزی حکومت نے اس معاملے میں شکایت کنندہ کی تفصیل فراہم نہیں کی ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے صحافت کی آزادی پر زور دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ میگزین میں سیاسی رہنماؤں پر کارٹون شائع کرنا عام بات ہے، لیکن ان کے خلاف اس طرح کی کارروائی کرنا غیر معمولی بات ہے۔ دونوں فریق کو سننے کے بعد مدراس ہائی کورٹ نے مشورہ دیا کہ مسائل کے حل ہونے تک ویب سائٹ کو بلاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ ہی عدالت نے حکومت کو عرضی کا جواب داخل کرنے کا حکم دیتے ہوئے اس معاملے کو 2 ہفتے کے لیے ملتوی کر دی۔

دہلی میں خواتین کو 2500 روپے کب ملیں گے؟
عام آدمی پارٹی نے بی جے پی سے جواب کیا طلب

نئی دہلی: 6 / مارچ (ایجنسیز) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے دہلی میں خواتین کو 2500 روپے دینے کے بی جے پی کے وعدے پر سوال اٹھاتے ہوئے راجدھانی کے مختلف مقامات پر مظاہرے کیے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی 'گارنٹی' کے مطابق خواتین کے بینک کھاتوں میں رقم کب آئے گی۔ مظاہروں کے دوران عام آدمی پارٹی کے کارکنان نے 'بس دو دن اور' لکھے ہوئے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے اور نعرے بازی کی۔ سابق ایم ایل اے ریتوراج جھا کی قیادت میں کارکنان نے سڑکوں پر عوام کو بی جے پی کے انتخابی وعدے کی یاد دہانی کرائی۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب 8 مارچ آنے میں صرف دو دن باقی ہیں تو خواتین کے اکاؤنٹس میں 2500 روپے کب منتقل کیے جائیں گے؟ عام آدمی پارٹی کا کہنا ہے کہ دہلی اسمبلی انتخابات کے دوران بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی نے اعلان کیا تھا کہ اگر دہلی میں ان کی حکومت بنتی ہے تو پہلی کابینہ میٹنگ میں خواتین کے لیے 2500 روپے ماہانہ دینے کی اسکیم منظور کی جائے گی اور 8 مارچ تک پہلی قسط ان کے بینک کھاتوں میں پہنچ جائے گی۔ عام آدمی پارٹی کے مطابق، وزیر اعظم نے انتخابی مہم کے دوران کہا تھا کہ خواتین اپنے آدھار کارڈز کو بینک کھاتوں سے لنک کر لیں تاکہ انہیں رقم کی آمد کی اطلاع بروقت مل سکے۔ لیکن بی جے پی کی حکومت بننے کے باوجود، اب تک اس اسکیم پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ گزشتہ تین دنوں سے عام آدمی پارٹی مسلسل سڑکوں پر مظاہرے کر رہی ہے۔ منگل کو سابق وزیر اعلیٰ آتشی کی قیادت میں کارکنان نے منڈی ہاؤس میں احتجاج کیا، جب کہ بدھ کو آئی ٹی او اور دہلی کے کئی دیگر علاقوں میں بی جے پی سے سوال کیا گیا کہ 2500 روپے کب دیے جائیں گے۔ ریتوراج جھا نے کہا کہ خواتین اپنے بینک کھاتوں سے آدھار کارڈز لنک کرا چکی ہیں اور بے چینی سے منتظر ہیں کہ کب رقم آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ عام آدمی پارٹی اس وعدے کو انتخابی جملہ نہیں بننے دے گی اور سڑکوں سے لے کر اسمبلی تک احتجاج جاری رکھے گی۔

لندن میں وزیر خارجہ ہند کے قافلہ پر حملہ کی کوشش

لندن/ نئی دہلی (پی ٹی آئی) چھاتھم ہاؤز کے باہر موافق خالصتان نعرے لگانے والے احتجاجیوں کے چھوٹے سے گروپ میں شامل ایک شخص نے لندن میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے اس تھنک ٹینک سے باہر نکلتے ہی سیکوریٹی کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کی۔ ہندوستان نے علیحدگی پسندوں اور انتہا پسندوں کے ایک چھوٹے سے گروپ کی ان اشتعال انگیز سرگرمیوں کی مذمت کی۔ اس گروپ نے جو علیحدگی پسندی کے (خالصتانی) پرچم لہرا رہا تھا' چہارشنبہ کی رات پولیس کی بھاری تعداد نے اسے رکاوٹیں کھڑی کرتے ہوئے روک دیا تھا اور نظر رکھی تھی۔ اس شخص نے جیسے ہی وزیر کی کار کا راستہ روکنے رکاوٹیں عبور کرنے کی کوشش کی اور ہندوستانی پرچم کو کھینچا' عہدیدار اسے روکنے کے لئے دوڑ پڑے۔ میٹروپولیٹن پولیس کے عہدیداروں نے اسے فوری بازو ہٹادیا۔ ابھی تک کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ہے۔ کمیونٹی تنظیم Insight UK نے سوشل میڈیا پر اس واقعہ کا فوٹیج پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ایک ایسے وقت یہ حملہ کیا جانا انتہائی شرمناک ہے جب ڈاکٹر ایس جے شنکر برطانیہ کے دورہ پر ہیں اور انہوں نے برطانوی معتمد خارجہ ڈیوڈ لیمی کے ساتھ کامیاب میٹنگ مکمل کی ہے جس میں انہوں نے باہمی تعلقات پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ نئی دہلی میں وزارتِ خارجہ نے سیکوریٹی خلاف ورزی کے اس واقعہ کی مذمت کی اور حکومتِ برطانیہ سے کہا کہ وہ اپنی سفارتی ذمہ داریوں کی تکمیل کرے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے نئی دہلی میں کہا کہ ہم نے وزیر خارجہ کے دورۂ برطانیہ کے موقع پر سیکوریٹی کی خلاف ورزی کا فوٹیج دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم علیحدگی پسندوں اور انتہا پسندوں کے اس چھوٹے سے گروپ کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہیں اور ایسے عناصر کی جانب سے جمہوری آزادیوں کے بے جا استعمال پر اظہارِ تاسف کرتے ہیں۔ قبل ازیں چھاتھم ہاؤز میں سشن کے دوران وزیر خارجہ سے ہندوستان میں انسانی حقوق کے مسائل کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا۔ جے شنکر نے کہا تھا کہ ''اس میں بہت کچھ سیاسی ہے۔ انسانی حقوق پر سیاسی وجوہات کی بناء پر چلائی جانے والی مہموں کا ہم نشانہ بنتے رہے ہیں۔ ہم ان کے بارے میں سنتے ہیں۔ بعض حالات ایسے ہوتے ہیں جن کی یکسوئی اور تلافی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی دنیا بھر کا جائزہ لے تو ہمارے پاس انسانی حقوق کا بے حد مضبوط ریکارڈ ہے۔''

شہزادی خان کے بعد مزید 2 ہندوستانیوں کو یو اے ای میں دی گئی پھانسی، وزارت خارجہ نے کی تصدیق

دبئی: ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے ہیں جب یو اے ای میں شہزادی خان کو پھانسی پر چڑھائے جانے کی خبریں سامنے آئی تھیں۔ شہزادی خان کے والد نے الزام عائد کیا تھا کہ انھیں دفاع کا ٹھیک طرح سے موقع بھی نہیں ملا اور ان کے علم میں لائے بغیر بیٹی کو پھانسی دے دی گئی۔ اب تازہ ترین خبروں کے مطابق مزید 2 ہندوستانیوں کو یو اے ای میں تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا ہے۔ ان دونوں کا تعلق کیرالہ سے بتایا جا رہا ہے اور دونوں ہی قتل کے معاملوں میں کافی دنوں سے جیل میں بند تھے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ نے 6 مارچ کو اس بات کی تصدیق کی کہ کیرالہ کے 2 باشندوں کو یو اے ای میں پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ وزارت خارجہ نے دونوں کی شناخت محمد ریناش اور مرلی دھرن ولپیل کی شکل میں کی ہے۔ وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کی عدالت عظمیٰ نے دونوں کے لیے پھانسی کی سزا پر مہر لگائی تھی۔ اس کے بعد دونوں کو پھانسی دینے کا عمل انجام دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ محمد ریناش کو یو اے ای کے ایک شخص کے قتل کا قصوروار پایا گیا تھا، جبکہ مرلی دھرن کو ایک ہندوستانی شخص کے قتل کا قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ یو اے ای کی حکومت نے گزشتہ 28 فروری کو دونوں کے بارے میں ہندوستانی سفارتخانہ کو جانکاری دے دی تھی۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ سفارت خانہ کی طرف سے دونوں کو سبھی ضروری امداد دی گئی تھی۔ ان دونوں کے لیے رحم کی عرضی بھی داخل کی گئی تھی، لیکن پھانسی کی سزا سے نہیں بچایا جا سکا۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ماہ ہی 33 سالہ ہندوستانی خاتون شہزادی خان کو بھی یو اے ای میں موت کی سزا دی گئی تھی۔ اتر پردیش کی باشندہ شہزادی خان پر 4 ماہ کے بچے کو مبینہ طور پر مارنے کا قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ شہزادی بچے کی دیکھ بھال کا کام کرتی تھی، لیکن روٹین ٹیکہ کاری کے بعد بچے کی موت ہو گئی تھی۔ اس کا الزام شہزادی خان پر عائد کیا گیا تھا۔

روسی فوج کے خلاف یوکرینی فوج نے جنگ کے لیے نکالی انوکھی ترکیب
بم اور گرینیڈ کی جگہ 'شہد کی مکھیوں' کا استعمال

پوکروسک: یوکرین-روس جنگ میں اب تک بم، میزائل اور ڈرون حملوں کی باتیں کی جا رہی تھیں، لیکن اس بار جنگ کے میدان سے ایسی خبر سامنے آئی ہے جس نے سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق جب گولہ بارود ختم ہونے کی صورت میں یوکرین کے فوجیوں نے روسی افواج کے خلاف گرینیڈ کی جگہ شہد کی مکھیوں کا استعمال شروع کر دیا۔ یہ واقعہ یوکرین کے مشرقی شہر میں واقع پوکروسک شہر کے پاس کا بتایا جا رہا ہے، جہاں جنگ کی شدت گزرتے دنوں کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس انوکھے حملے کی ایک ویڈیو ٹیلی گرام پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس میں 2 یوکرینی فوجیوں کو کھنڈر نما علاقے میں ایک ساتھ شہد کی مکھیوں کا چھتہ اٹھاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ لکڑی کے اس باکس میں ہزاروں مدھومکھیاں بھری ہوئی تھیں۔ فوجی اسے لے کر سیدھے اس بنکر کی جانب بڑھتے ہیں، جہاں روسی فوجی چھپے ہوئے تھے۔ ڈرون سے لی گئی فوٹیج میں واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ دونوں فوجی اس باکس کو روسی بنکر کے اندر پھینک دیتے ہیں اور پھر پاس کی ایک عمارت کی جانب بھاگ جاتے ہیں۔ ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ یوکرینی فوجیوں کے پاس جب گرینیڈ ختم ہو گئے تو انہوں نے روسی فوجیوں کو باہر نکالنے کے لیے شہد کی مدھومکھیوں کا سہارا لیا۔ حالانکہ بنکر میں موجود روسی فوجی باہر آتے ہوئے نظر نہیں آئے، جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شہد کی مکھیوں نے انہیں زبردست نقصان پہنچایا ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ یوکرین اس جنگ میں مسلسل نئی نئی حکمت عملی اپنانے کے لیے مشہور رہا ہے۔ خاص طور پر ڈرون کا استعمال جنگ کے طریقے کو پوری طرح بدل رہا ہے۔ اب یوکرینی فوج ڈرون کو اڑا کر دشمن کے علاقوں میں چھپا دیتے ہیں اور صحیح موقع پر حملہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ فروری میں یوکرینی فوج نے ڈرون کا استعمال دھماکہ خیز آلات کے طور پر بھی کیا تھا۔ لیکن شہد کی مکھیوں کا یہ استعمال پہلی بار دیکھا گیا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ یوکرینی فوج کسی بھی چیز کو ہتھیار کی شکل میں بدل سکتے ہیں۔ واضح ہو کہ 2022 میں روس پر امریکی پابندیوں کی وجہ سے اس کی فوج کو کمپیوٹر چپس تک کے لیے فریج اور ڈش واشر جیسی چیزوں کو توڑنا پڑا تھا۔

نوح تشدد معاملہ میں ملزم توفیق کو پنجاب وہریانہ ہائی کورٹ نے دی مستقل ضمانت

نئی دہلی: پنجاب وہریانہ ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں نوح تشدد معاملہ کے ملزم ملزم توفیق کو مستقل ضمانت دے دی۔ ان پر تھانہ نگینہ ضلع نوح میں ایف آئی آر نمبر 137 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس کیس میں تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی مختلف دفعات بشمول 148، 149، 379-بی، 435، 427، 153-اے شامل کی گئی تھیں۔ عرضی گزار توفیق 11 اگست 2023 سے جیل میں قید تھا۔ ریاستی حکومت نے اس کی ضمانت کی شدید مخالفت کی اور سی سی ٹی وی فوٹیج اور برآمد شدہ مواد کو بطور ثبوت پیش کیا۔ تاہم جسٹس تری بھون دہیا کی عدالت نے یہ نوٹ کیا کہ عرضی گزار کا نام ابتدائی طور پر ایف آئی آر میں شامل نہیں تھا اور اسے محض ساتھی ملزم کے بیان کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا تھا۔ مزید برآں اسی نوعیت کے الزامات کا سامنا کرنے والے کئی ملزمان کو پہلے ہی ضمانت دی جا چکی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے ایڈووکیٹ روزی خان نے عرضی گزار کا دفاع کیا اور پولیس کی طرف سے پیش کردہ ویڈیو ثبوت کو قانونی نکات کے ذریعے مسترد کر دیا۔ تفصیلی بحث ومباحثے کے بعد ہائی کورٹ نے توفیق کی ضمانت منظور کر لی۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے اس طرح کے 6 مقدمات کی پیروی کے لیے ایڈووکیٹ روزی خان کو ہائی کورٹ کے لیے مقرر کیا ہے۔ توفیق ساکن جلال پور کو نوح تشدد سے متعلق 10 مقدمات میں ملزم بنایا گیا ہے، جن میں سے ان کو 4 مقدمات میں ضلع اور سیشن کورٹ، نوح سے ضمانت مل چکی ہے۔ تاہم کچھ معاملات میں ضلعی عدالت نے ضمانت مسترد کر دی تھی، جس کے بعد جمعیۃ علماء ہند کی قانونی ٹیم کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنا پڑا۔ عدالت نے مزید کہا کہ تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور ابھی تک چارج شیٹ داخل نہیں کی گئی، جب کہ عرضی گزار ایک سال 4 ماہ سے حراست میں ہے۔ اس کے علاوہ توفیق کو دو بار عبوری ضمانت بھی دی گئی تھی جس کے دوران اس کے خلاف اصول کی کسی خلاف ورزی سے متعلق شکایت درج نہیں کی گئی۔ ان وجوہات کی بنا پر عدالت نے فیصلہ دیا کہ درخواست گزار کو مزید قید میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ واضح ہو کہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی قیادت میں نوح تشدد میں قید ناحق متاثرین کی 645 ضمانتیں منظور ہو چکی ہیں، جن کی پیروی ضلع/سیشن کورٹ میں ایڈووکیٹ طاہر روپڑیا کر رہے ہیں۔ اس وقت جمعیۃ علماء ہند 663 مقدمات کی پیروی کر رہی ہے جن میں سے 9 افراد بشمول 7 نابالغ ملزمان باعزت بری ہو چکے ہیں۔ ہائی کورٹ سے حوصلہ بخش فیصلہ آنے پر جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی، انچارج قانونی امور مولانا نیاز احمد فاروقی اور ریاستی جنرل سکریٹری مولانا یحییٰ کریمی نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ بے گناہ افراد کو جلد انصاف ملے گا۔

اڈیشہ کے تمام سرکاری اسکول، بھگوا رنگ میں رنگے جائیں گے
ریاستی حکومت کا فیصلہ

بھوبنیشور: اڈیشہ کے تمام سرکاری اسکولوں کو زعفرانی (بھگوا) رنگ میں رنگنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کے لیے نئے رنگ کی اسکیم بنائی ہے، جس کے تحت اسکولوں کے رنگ کو پہلے کے ہرے اور سفید سے بدل کر زعفرانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پچھلی بی جے ڈی حکومت نے سبھی سرکاری عمارتوں پر ہرا اور سفید رنگ چڑھایا تھا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ حال ہی میں ریاستی حکومت نے سیکنڈری اسکول کے طلبا کے یونیفارم کا رنگ بھی تبدیل کیا تھا۔ بہرحال، گزشتہ بی جے ڈی حکومت نے سرکاری اسکولوں کو ہرے اور سفید رنگوں سے رنگا تھا، جو بی جے ڈی پارٹی کا رنگ ہے۔ اب یہ رنگ سرکاری اسکولوں پر نظر نہیں آئیں گے۔ اڈیشہ اسکول ایجوکیشن پروگرام اتھارٹی (اوایس ای پی اے) نے تمام کلکٹرس مع مجموعی تعلیم سربراہان سے کہا ہے کہ وہ تعمیر، مرمت اور تزئین کے کاموں کے دوران 'پی ایم شری اسکولوں' سمیت تمام سرکاری اسکولوں میں منظور شدہ رنگ کوڈ کو اپنانے کے لیے علاقائی افسران کو مناسب ہدایات جاری کریں۔ یہ ہدایات 'اڈیشہ آدرش ودیالیوں' پر بھی نافذ ہوتا ہے۔ اسکولی عمارتوں کی دیواروں کو 'نارنجی فراسٹ' اور کناروں کو 'نارنجی ٹین' رنگ سے رنگا جائے گا۔ اوایس ای پی اے کی ڈائریکٹر اننیا داس نے اس تعلق سے کہا کہ اسکولوں کی تعمیر، مرمت اور تزئین کے دوران اب سے یونیفارم رنگ کوڈ اپنانے کے لیے کہا گیا ہے۔ گزشتہ سال ریاستی حکومت نے 'چیف منسٹر اسٹوڈنٹس اپیرل اسکیم' (وزیر اعلیٰ طلبا لباس منصوبہ) کے تحت سیکنڈری اسکول کے طلبا کے لیے یونیفارم کا رنگ اور ڈیزائن سفید اور ہرے رنگ سے بدل کر ہلکا بھورا اور میرون کر دیا تھا۔ اسکول اور ماس ایجوکیشن کے وزیر نتیانند گونڈ نے تب کہا تھا کہ اسکولوں کی عمارتوں کا رنگ بھی جلد ہی بدل جائے گا۔ گزشتہ سال اکتوبر میں محکمہ تعمیرات نے تمام سرکاری عمارتوں کے لیے یکساں رنگ کوڈ بنایا تھا، جس میں بیرونی دیواروں پر 'نارنجی رنگ' اور عمارتوں کی حدود کے لیے 'لال رنگ' کی بات کہی گئی تھی۔ تمام انجینئرنگ سربراہوں کو لکھے گئے خط میں محکمہ نے کہا کہ حکومت نے تمام نئی سرکاری عمارتوں اور وقتاً فوقتاً مرمت اور تزئین وآرائش کے کاموں کے دوران موجودہ عمارتوں کے لیے نئے رنگ کوڈ کو اپنانے کی منظوری دے دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ بی جے ڈی حکومت نے اپنی مدت کار کے دوران اسکولوں سے لے کر اسپتالوں اور دیگر سرکاری مکانوں تک مختلف عمارتوں کو ہرے رنگ میں رنگا تھا۔ تقریباً 8677 سرکاری اسکولوں کا رنگ وروغن ہوا تھا اور عمارتوں کو سبز اور سفید رنگ میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ ریاست کے 2 سب سے بڑے سرکاری اسپتال کیپیٹل ہاسپٹل اور اے سی بی میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل بھی ہرے رنگ میں رنگے گئے تھے۔ اب جبکہ ریاست میں بی جے پی حکومت تشکیل پا چکی ہے، تو اس کا عکس عمارتوں کی رنگوں پر بھی پڑتا نظر آ رہا ہے۔

حج سفر کے لیے ہوائی کرایہ مقرر کیے جانے والی عرضی پر ہوئی 'سپریم سماعت'، اہل اتھارٹی کو ایک ہفتہ میں فیصلہ لینے کا حکم

نئی دہلی: 6 / مارچ (ایجنسیز) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے دہلی میں خواتین کو 2500 روپے دینے کے بی جے پی کے وعدے پر سوال اٹھاتے ہوئے راجدھانی کے مختلف مقامات پر مظاہرے کیے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی 'گارنٹی' کے مطابق خواتین کے بینک کھاتوں میں رقم کب آئے گی۔ مظاہروں کے دوران عام آدمی پارٹی کے کارکنان نے 'بس دو دن اور' لکھے ہوئے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے اور نعرے بازی کی۔ سابق ایم ایل اے ریتوراج جھا کی قیادت میں کارکنان نے سڑکوں پر عوام کو بی جے پی کے انتخابی وعدے کی یاد دہانی کرائی۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب 8 مارچ آنے میں صرف دو دن باقی ہیں تو خواتین کے اکاؤنٹس میں 2500 روپے کب منتقل کیے جائیں گے؟

07-3-2025
ناندیڑ شہر واطراف واکناف

آج کا افطار	6:34
کل کی سحر	5:13

روزنامہ ورق تازہ، ناندیڑ

روزنامہ ورق تازہ

2

حالاتِ حاضرہ

दैनिक वरक-ए-ताजा

07 March. 2025

احتساب: خودمختاری کا زہر

سید واصف اقبال گیلانی (بہار شریف، نالندہ)

خود مختاری (Self Dependency) آج کل ایک مقبول رجحان کے طور پر پیش کی جا رہی ہے۔ والدین بھی بچوں کو خود مختار بنانے کی ترغیب دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی زندگی کے معاملات خود سنبھال سکیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر دو خود مختار افراد، جنہیں اپنی زندگی کے ہر پہلو پر مکمل کنٹرول ہو، ایک گھر میں بطور مزدوجہ زندگی گزارنے پر مجبور ہوں تو ان کا تعلق کتنا مضبوط رہ سکتا ہے؟ خودمختار افراد کے درمیان زندگی گزارنے کے لیے ایک دوسرے کی ضروریات کو سمجھنا، قربانی دینا، اور بعض اوقات اپنے اصولوں کو نرم کرنا ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں یہی سکھاتی ہیں کہ اپنی خواہشات کو ترک کرنا اور ایک دوسرے کے لیے جگہ بنانا ازدواجی زندگی کے سکون کا راز ہے۔ اسلامی اور سماجی نظریات کے تحت، "خود مختاری" اور "خود انحصاری" دو مختلف رویے ہیں جن کا زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ دونوں تصورات کی بنیاد فرد کی آزادی اور ذمہ داری پر ہے، لیکن ان کے اطلاق اور نتائج میں ایک نمایاں فرق موجود ہے۔ خود مختاری اکثر منفی اثرات پیدا کرتی ہے، جبکہ خود انحصاری ایک مثبت اور تعمیری رویہ کے طور پر سامنے آتی ہے۔ خود مختاری کا مطلب ایسی آزادی ہے جس میں فرد اپنی زندگی کے تمام فیصلے بغیر کسی رہنمائی، مشورے، یا خاندانی تعلقات کو مدنظر رکھے کرتا ہے۔ یہ رویہ مغربی معاشروں میں شدت سے فروغ پایا ہے، جہاں فرد کو صرف اپنی ضروریات، خواہشات، اور مفادات پر توجہ دینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ خود مختاری کا منفی پہلو یہ ہے کہ یہ فرد کو خاندان اور معاشرتی تعلقات سے دور کر دیتا ہے۔ ایسے شخص کی زندگی میں دوسروں کی رہنمائی اور تجربے کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اس کا نتیجہ خاندانی نظام کی کمزوری اور معاشرتی تقسیم کی صورت میں نکلتا ہے۔ خود مختاری کے تحت فرد اپنی خواہشات کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے، جس کی وجہ سے خودغرضی اور انفرادیت پسندی پروان چڑھتی ہے۔ ایسے معاشرے میں افراد کے درمیان محبت، قربانی، اور تعاون کا فقدان ہو جاتا ہے۔ خود مختاری کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ ذمہ داریوں سے فرار کا باعث بنتی ہے۔ والدین، بچوں، یا شریک حیات کی ضروریات کو نظرانداز کرنا اس رویے کا عام نتیجہ ہے، جو خاندان کے استحکام کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ یہ رویہ انسان کو تنہائی اور روحانی کمزوری کی طرف دھکیل دیتا ہے، کیونکہ ایک خودمختار فرد اپنی تمام ضروریات اور مشکلات کا سامنا اکیلے کرتا ہے۔ اس کے برعکس، اسلامی تعلیمات میں خاندان اور معاشرتی تعلق کو سکون کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ خاندان کا اتحاد اور رہنمائی ایک خوبصورت اور قابلِ تقلید نظام ہے جو انسانی زندگی کو متوازن اور پُرسکون بناتا ہے۔ اسلامی معاشرت میں خاندان کو نہ صرف فرد کی تربیت بلکہ پورے معاشرے کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ یہ نظام، جہاں فرد کو خودمختاری کے منفی اثرات سے بچاتا ہے، وہاں ایک ایسا تعاون فراہم کرتا ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی اور مددگار ثابت ہوتا ہے۔ خاندانی اتحاد کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ ہر فرد کو محبت، تحفظ، اور اعتماد کی فراہمی کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایک مضبوط خاندانی نظام وہ ماحول فراہم کرتا ہے جہاں انسان کو کبھی تنہا ہونے کا احساس نہیں ہوتا۔ خاندان کے بزرگ، والدین، اور دیگر افراد اپنی بصیرت اور تجربے سے نوجوان نسل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ رہنمائی زندگی کے اہم فیصلوں میں، جیسے شادی، تعلیم، اور کیریئر کے انتخاب میں، فرد کو ایسے فیصلے کرنے میں مدد دیتی ہے جو صرف ذاتی فائدے پر مبنی نہ ہوں بلکہ خاندانی اور سماجی بھلائی کو بھی مدنظر رکھیں۔ خاندان کا یہ نظام خود مختاری کے اس تصور کو چیلنج کرتا ہے جو فرد کو دوسروں سے کٹ کر صرف اپنے بارے میں سوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق، فرد کے فیصلے صرف اس کی ذاتی زندگی تک محدود نہیں ہوتے بلکہ ان کا اثر پورے خاندان اور معاشرے پر پڑتا ہے۔ خاندانی رہنمائی فرد کو یہ شعور دیتی ہے کہ آزادی کا مطلب خودغرضی یا دوسروں سے کٹ جانا نہیں بلکہ ایک ایسا توازن پیدا کرنا ہے جس میں انفرادی آزادی اور اجتماعی ذمہ داری ساتھ چل سکیں۔ مزید یہ کہ خاندانی اتحاد ایک ایسی حمایت فراہم کرتا ہے جو کسی بھی مشکل وقت میں سہارا بنتی ہے۔ زندگی میں آزمائشیں اور مشکلات ناگزیر ہیں، لیکن ایک مضبوط خاندانی نظام ان مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے ایک ڈھال کا کام کرتا ہے۔ خود مختاری کا نظریہ، جو فرد کو صرف اپنے وسائل پر انحصار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، اکثر ان مشکل حالات میں بے بسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس، خاندانی اتحاد مشکلات کے وقت ایک ایسا تعاون فراہم کرتا ہے جو انسان کو مایوسی سے بچاتا ہے اور آگے بڑھنے کی ہمت دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خاندان کو مرکزیت دی گئی ہے، کیونکہ یہ محبت، قربانی، اور تعلقات کی مضبوطی کا درس دیتا ہے۔ خاندان میں والدین کی رہنمائی، بہن بھائیوں کا تعاون، اور بزرگوں کی دعائیں زندگی کو روحانی طور پر بھی پُرمسرت بناتی ہیں۔ یہ وہ خوبصورتی ہے جو نہ صرف فرد کی شخصیت کو نکھارتی ہے بلکہ پورے معاشرے کو بہتر اور مستحکم بناتی ہے۔ لہٰذا، خاندانی اتحاد اور رہنمائی ایک ایسی خوبصورت حقیقت ہے جو خودمختاری کے اس مغربی تصور کو چیلنج کرتی ہے جو فرد کو تنہائی کی طرف لے جاتا ہے۔ خاندان کے ساتھ تعلق اور ان کی رہنمائی قبول کرنا نہ صرف زندگی کو آسان بناتا ہے بلکہ انسان کو روحانی، جذباتی، اور سماجی طور پر مضبوط بھی کرتا ہے۔ یہ اتحاد اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان، اپنی اصل میں، ایک سماجی مخلوق ہے، اور خاندان وہ ستون ہے جو اس کی زندگی کو متوازن اور مکمل کرتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے، ازدواجی زندگی کا بنیادی اصول ایک دوسرے کے ساتھ تعاون، محبت، اور قربانی پر مبنی ہے۔ قرآنِ پاک میں فرمایا گیا: وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (الروم: 21) یعنی اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبّت اور رحمت پیدا کردی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے مددگار اور مشیر بنیں، نہ کہ مقابل۔ خود مختاری اگرچہ ایک اچھی صفت ہے، لیکن ازدواجی تعلقات میں خود مختاری کو دوسروں پر انحصار سے متوازن کرنا ضروری ہے۔ ایک ایسا گھر جہاں دونوں افراد اپنی اپنی دنیا میں گم ہوں اور ایک دوسرے سے تعاون نہ کریں، وہاں محبت اور تعلق کا فقدان پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال میں، اگر دونوں خود مختار افراد اپنی خود مختاری کو محبت، تعاون، اور قربانی کے اصولوں کے ساتھ متوازن کریں تو ایک خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنا ممکن ہے۔ بصورت دیگر، انانیت اور عدم تعاون کا رویہ ان کے تعلق کو ختم کر سکتا ہے۔

ازدواجی تعلق صرف خود مختاری پر نہیں بلکہ محبت، قربانی، اور تعاون کے اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔ خودمختاری کو تعلقات میں حکمت اور توازن کے ساتھ اپنانا ضروری ہے تاکہ تعلقات مضبوط اور پائیدار رہیں۔ خود انحصاری ایک متوازن اور مثبت رویہ ہے، جس میں فرد اپنی ذمہ داریوں کو خود پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن خاندانی اور معاشرتی تعلقات کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ یہ رویہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہے، جو فرد کی آزادی اور اجتماعی ذمہ داری کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے۔ خود انحصاری انسان کو اپنی محنت اور جدوجہد پر بھروسہ کرنا سکھاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بھی یہ اصول موجود ہے کہ انسان اپنی روزی کمانے کے لیے کوشش کرے اور دوسروں پر غیر ضروری بوجھ نہ ڈالے۔ خود انحصاری کا مطلب یہ نہیں کہ فرد خاندانی تعلقات سے بے نیاز ہو جائے، بلکہ یہ رویہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ فرد اپنی ضروریات پوری کرتے ہوئے خاندان کے ساتھ محبت اور تعاون کا رویہ اپنائے۔ خود انحصاری فرد میں ذمہ داری کا شعور پیدا کرتی ہے، جس کے تحت وہ اپنی زندگی کے معاملات کو بہتر طور پر سنبھال سکتا ہے اور دوسروں کے لیے بوجھ بننے کے بجائے ان کے لیے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک خود انحصار فرد اپنی محنت کے نتائج سے خوش رہتا ہے، لیکن خاندانی تعلقات اور اجتماعی تعاون کے ذریعے وہ روحانی اور جذباتی سکون بھی حاصل کرتا ہے۔ یہ اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہے، جو محبت، قربانی، اور تعلقات پر زور دیتے ہیں۔ خودمختاری اور خود انحصاری کے مابین فرق کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ ان کے اثرات کو بہتر طور پر جانچا جا سکے۔ خودمختاری کے منفی اثرات اس وقت شدت اختیار کر جاتے ہیں جب فرد خاندانی اور سماجی تعلقات کو نظرانداز کر کے صرف اپنی خواہشات پر توجہ دیتا ہے۔ یہ رویہ مغربی معاشروں میں خاندانی نظام کو تباہ کرنے کا سبب بنا ہے اور مسلم معاشروں میں بھی ایسے ہی نتائج پیدا کر رہا ہے۔ اس کے برعکس، خود انحصاری کے مثبت اثرات فرد اور خاندان دونوں کے لیے مفید ہیں، کیونکہ یہ رویہ محنت، ذمہ داری، اور تعلقات کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ خود انحصاری کو خاندانی اور معاشرتی تعلقات کے ساتھ مربوط کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اس کا عملی نمونہ ہے، جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذاتی محنت کی حوصلہ افزائی کی لیکن خاندانی اور اجتماعی تعاون کو کبھی نظرانداز نہیں کیا۔ خود مختاری اور خود انحصاری کے درمیان فرق کو سمجھنا اور ان کے اثرات کو اسلامی اصولوں کے تناظر میں پرکھنا مسلم معاشرت کے لیے نہایت اہم ہے۔ خودمختاری کا منفی رویہ خاندانی نظام کو کمزور کر دیتا ہے، جبکہ خود انحصاری کا متوازن رویہ فرد، خاندان، اور معاشرے کو مضبوطی فراہم کرتا ہے۔ اس لیے، اسلامی معاشرت کو اس توازن کو اپنانا ہوگا جو خود انحصاری کے مثبت پہلوؤں کو فروغ دیتا ہو اور خود مختاری کے منفی اثرات کو محدود کرتا ہو۔ مغرب میں خودمختاری کا تصور نہایت شدت کے ساتھ فروغ پا رہا ہے، جہاں ہر فرد کو اپنے فیصلے خود کرنے، اپنی زندگی کو اپنی شرائط پر جینے، اور کسی پر انحصار نہ کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس نظریے نے مغربی معاشروں میں فرد کو مرکزیت دی ہے، لیکن اس کا نتیجہ اکثر اوقات خاندانی نظام کے کمزور ہونے کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ اس کے برعکس، برصغیر کی ثقافتیں مختلف تصورات پر مبنی ہیں، جہاں خاندانی نظام، اجتماعی ذمہ داری، اور ایک دوسرے پر انحصار کو زندگی کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ برصغیر کی ثقافتوں میں خاندان صرف ایک سماجی اکائی نہیں بلکہ زندگی کا مرکز ہے۔ یہاں بزرگوں کی رہنمائی، والدین کی خدمت، اور بھائی بہنوں کے ساتھ محبت ایک مقدس فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ خاندان کے افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور اپنی ضروریات کو اجتماعی فلاح پر قربان کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہاں قربانی اور ایثار کے اصولوں کو خاندانی نظام کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً، اگر کسی فرد کے پاس محدود وسائل ہوں تو وہ پہلے خاندان کی ضروریات کو پورا کرے گا اور اپنی ذات کو پیچھے رکھے گا۔ یہ تصور خودمختاری کے مغربی نظریے سے بالکل مختلف ہے۔ برصغیر میں والدین اور بچوں کے تعلقات کو مضبوط رکھا جاتا ہے۔ بچے اپنے والدین کے ساتھ زندگی گزارنے کو باعثِ عزت سمجھتے ہیں، جبکہ والدین اپنی پوری زندگی بچوں کے لیے قربان کر دیتے ہیں۔ یہ رویہ مغرب کے اس نظریے کے برعکس ہے، جہاں 18 سال کی عمر کے بعد بچے والدین سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا بنیادی اصول اعتدال (Balance) ہے، جہاں خودمختاری اور خاندانی تعلقات دونوں کو متوازن رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلام خاندان کو سماج کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا: وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (البقرہ: 83) یعنی والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ مغرب کا خود مختاری کا تصور بعض اوقات والدین کی عزت اور خدمت کے اسلامی اصولوں سے متصادم ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ نظریہ افراد کو اپنی زندگی میں مگن رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام ایثار کو بہت بلند مقام دیتا ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے: لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه (صحیح بخاری) یعنی تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔ یہ اصول برصغیر کے خاندانی نظام کے قریب ہے، جہاں افراد دوسروں کے لیے قربانی دینے کو اہم سمجھتے ہیں۔ اسلام مشورے کو اہمیت دیتا ہے: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران: 159) یعنی اپنے معاملات میں مشورہ کرو۔ خود مختاری کا مغربی نظریہ فرد کو تمام فیصلے خود کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات اجتماعی مشورے اور خاندان کے ساتھ ہم آہنگی کو ترجیح دیتی ہیں۔ مغرب میں خود مختاری کا نظریہ افراد کو معاشرتی بندھنوں سے آزاد کر دیتا ہے، جو خاندانی نظام کی کمزوری اور جذباتی تنہائی کا باعث بنتا ہے۔ برصغیر کی ثقافت، اسلامی تعلیمات سے قریب ہے، جہاں والدین کی عزت، بچوں کی تربیت، اور قربانی پر زور دیا جاتا ہے۔ اسلام فرد کی خودمختاری کو محدود نہیں کرتا، لیکن اسے دوسروں کے حقوق اور خاندان کی ضروریات کے تابع رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ مغربی نظریہ خودمختاری افراد کو خودغرض بنا سکتا ہے، جبکہ برصغیر کی ثقافت خاندانی نظام کی مضبوطی کا ضامن ہے۔ اسلامی اصول ہمیں ایک ایسا راستہ دکھاتے ہیں، جہاں خود مختاری اور خاندانی تعلقات دونوں کو متوازن رکھا جا سکتا ہے۔ اسلام کا مثالی معاشرتی نظام اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ انسان اپنی انفرادی آزادی کے ساتھ ساتھ خاندان اور سماج کے لیے ذمہ داریوں کو کیسے نبھائے۔ مغربی دنیا میں خود مختاری کے نظریے نے خواتین کو خاص طور پر متاثر کیا ہے، کیونکہ یہ تصور خواتین کے کردار کو انفرادی آزادی اور خود انحصاری تک محدود کر دیتا ہے۔ مسلم خواتین، جو کہ اسلامی معاشرتی اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزارتی ہیں، اس نظریے کے اثرات کو مختلف طریقوں سے محسوس کرتی ہیں، چاہے وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ خود مختاری کا نظریہ خواتین کو والدین اور خاندان کے مشورے اور رہنمائی کو نظرانداز کرنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔ یہ رویہ مسلم خاندانوں میں اختلافات کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اسلامی تعلیمات والدین کے احترام اور ان کے مشورے کو زندگی کے اہم فیصلوں میں شامل کرنے پر زور دیتی ہیں۔ مغربی تصور خواتین کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ صرف اپنی زندگی پر توجہ مرکوز کریں اور خاندانی ذمہ داریوں کو بوجھ سمجھیں۔ یہ رویہ اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہے، جہاں خواتین کو اپنے خاندان کے ساتھ محبت اور خدمت کے رشتے کو اہمیت دینے کی تلقین کی گئی ہے۔ مغربی معاشروں میں مسلم خواتین پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ "خود مختار" ہونے کے لیے اسلامی لباس یا روایات کو ترک کریں۔ یہ ان کے اندر شناخت کے بحران اور روحانی کشمکش کو جنم دیتا ہے۔ خود مختاری کا نظریہ شادی شدہ خواتین کو یہ سوچنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اپنے شوہر پر انحصار کیے بغیر اپنی زندگی گزاریں۔ یہ رویہ میاں بیوی کے درمیان تعاون اور محبت کو کمزور کر سکتا ہے، کیونکہ اسلام ازدواجی تعلق کو محبت، قربانی، اور ایک دوسرے کی مدد پر مبنی قرار دیتا ہے۔ مسلم خواتین جو اس نظریے کو اپناتی ہیں، اکثر شوہر کے ساتھ "برابری" کے نام پر حقوق اور ذمہ داریوں کے توازن کو متاثر کرتی ہیں، جو ازدواجی تعلقات میں دراڑیں ڈال سکتا ہے۔ مغربی معاشروں میں مسلم خواتین، اگر خودمختاری کو حد سے زیادہ اہمیت دیں، تو یہ ان کے سسرال یا خاندان کے ساتھ تعلقات کو کمزور کر سکتا ہے۔ اسلامی نظام میں خواتین کو گھر کی بنیاد کہا گیا ہے، اور اگر وہ خاندانی نظام میں تعاون نہ کریں تو پورا نظام متاثر ہو سکتا ہے۔ خودمختار خواتین، جو اکثر اپنے کیریئر یا ذاتی آزادی کو ترجیح دیتی ہیں، بچوں کی تربیت میں کم وقت دے سکتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں بچوں کی تربیت کو ماں کی سب سے بڑی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے، کیونکہ یہ نسلوں کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اسلام خواتین کو خودمختاری کے مثبت پہلوؤں کی اجازت دیتا ہے لیکن اس کا دائرہ کار متوازن اور ذمہ داریوں کے ساتھ مشروط ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خواتین کو تعلیم حاصل کرنے، اپنے مالی معاملات سنبھالنے، اور معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے، لیکن ساتھ ہی انہیں خاندان کی ذمہ داریوں اور سماجی تعلقات کو نظرانداز کرنے سے روکا گیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب تاجرہ تھیں لیکن انہوں نے اپنی ازدواجی اور سماجی ذمہ داریوں کو کبھی نظرانداز نہیں کیا۔ اسلام میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس اور مددگار قرار دیتا ہے: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ: 187) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ ازدواجی تعلقات میں خود مختاری کے بجائے محبت اور تعاون کی ضرورت ہے۔ ماں کا کردار بچوں کی تربیت میں مرکزی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک عورت کو اس بات کا شعور ہونا چاہیے کہ اس کی ذمہ داری صرف ذاتی کامیابی نہیں بلکہ نسل کی اصلاح بھی ہے۔ اگر خود مختاری کو اسلام کے اصولوں سے ہٹ کر اپنایا جائے تو خواتین ازدواجی اور خاندانی تعلقات کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ معاشرتی دباؤ: مغربی اثرات مسلم خواتین کو اسلامی روایات سے دور کر سکتے ہیں، جس سے ان کے روحانی سکون اور معاشرتی تعلقات پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اسلامی اصولوں کی نفی: مغربی خودمختاری کا نظریہ بعض اوقات خواتین کو اسلامی تعلیمات کے برعکس اپنی زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے، جو کہ ان کے روحانی اور دنیاوی معاملات میں نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ مسلم خواتین، چاہے شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، خودمختاری کے مغربی نظریے کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ یہ نظریہ ان کے خاندانی، ازدواجی، اور سماجی تعلقات کو متاثر کر سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات ایک متوازن راستہ پیش کرتی ہیں، جہاں خواتین اپنی خودمختاری کو خاندان اور سماج کے ساتھ ہم آہنگ کر سکتی ہیں، تاکہ وہ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ خودمختاری کا مغربی تصور مسلم خواتین پر گہرے اور متنوع اثرات مرتب کرتا ہے، خاص طور پر شادی سے پہلے اور شادی کے بعد کے مراحل میں۔ یہ اثرات ان کے خاندانی تعلقات، سماجی رویوں، اور ذاتی شناخت پر مختلف پہلوؤں سے نظر آتے ہیں۔

خیالی دنیا سے حقیقت تک

از: حمیرا فاروق (آونیرہ شوپیان، کشمیر)

انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ راحت، آسانی، عیاشی اور سکون کا تذکرہ سنتا ہیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور تمنا کرتا ہے کہ میں بھی اس وادی کا ایک شہری بنوں جہاں مجھے دنیا کے غموں، مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا مل جائے۔ لیکن یہ سوچتا نہیں کہ ہر آسانی اور سکون کے لیے مجھے کچھ نہ کچھ اس بھری محفل میں گنواں دینا ہے جو مجھے اتنا غافل کر دیتی ہے کہ میں اپنے خالق کو ہی بھول گیا۔ جہاں میں نے اپنے وجود کو ریزہ ریزہ کر کے دنیا کی لذتوں میں لٹا دیا۔ دراصل انسان کی ذہن سازی اس طریقے سے کی گئی کہ وہ اس حقیر دنیا کو ہی اپنا کل توشہ سمجھ بیٹھا۔ اس کے لیے سکون صرف ایک لفظ تک ہی محدود رہا۔ خوشی کی مٹھاس سے انسان محروم رہ گیا۔ اصل خوشی صرف خدا دوست کے چہرے پہ مل جائے گی کیوں کہ وہ اپنے معاملات کا قاضی رب کو بناتا ہیں جو اس کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔ اور جب انسان اپنے معاملات کا قاضی رب کے ماسوا کسی اور انسانی طاقت کو بنا دیتا ہے تو زوال مقدر بن جاتا ہے۔ عیاشیوں میں بھی محو فنا فی اللہ کو دیکھا جاتا ہے نہ کہ دنیا دار کو کیونکہ وہ دنیا کے غموں سے مبّرا ہوتا ہے۔ راحت و آسانی کی زیست گزارنے والا شکر و صبر کرنے والے ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر قدم پہ رب کو اپنا حاکم تصور کرتے اور دل میں یقین رکھتے ہیں کہ وہ جو کرتا ہے بندے کے لیے بہترین ہوتا ہے۔ بذات خود رب کو نہ پہچاننے والا ان تمام نعمتوں سے محروم ہوتا ہے۔ یہ کوئی ظلم نہیں کہ اس پر کیا جائے بلکہ یہ اس کا ضمیر ہے جو کبھی ان چیزوں کے لیے بیدار ہی نہ ہوا ہوتا ہے انسان نیکی اور حقوق کے معاملے میں اتنا آلکسی بن گیا کہ خود کو عذاب سے ہی نہیں بچا سکتا بلا دنیا اس سے خیر کی کیا توقع رکھیں۔ یہ دنیا کے حرص و لالچ کا اس طرح قیدی ہو چکا ہوتا ہے کہ نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک شخص جنگل میں پڑا ہوا ہوتا ہے اور بھوک سے نڈھال ہو کر اس کو نیند پڑ جاتی ہے اور خواب میں کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے لیکن وہاں تک رسائی ممکن نہیں ہوتی حقیقتاً جب یہ شخص بیدار ہو جاتا ہے تو بھوکا ہی بیدار ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ احمق خود کوشش نہیں کرتا کہ جنگل سے نکل کر آبادی کی اور آ جاؤں جہاں جینا آسان اور سہولیت میسر ہوگی بلکہ بس سوچتا رہتا ہے اور اس کو سوچوں کا سفر اتنا تھکا دیتا ہے کہ ایک دن وہ بھوک سے نڈھال اور ننگا جسم ہو کر موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ حال آج کل پوری امت کا ہیں۔ کہ ہم اس چیز کے خواہاں رہتے ہیں جہاں ہمیں زندگی کی ہر آسائش مل جائے، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا حال بہتر سے بہترین ہو۔ جہاں ہماری شخصیت کی قدردانی کی جائے اور ہم جس پسماندگی کے آج کل پھر سے شکار ہو رہے ہیں اس سے نکل جائے۔ لیکن اس کے لیے ہم کتنی کوششیں کرتے ہیں اس کا نتیجہ آج کل ہمارے سامنے ہے۔ جہاں ہماری بے ضمیری دریائے فرات کو تڑپا رہی ہیں۔ اگر ہم اہل حق ہوتے تو آج انسانیت کا قتل عام نہیں ہو جاتا۔ ہم محض مفاد اور دکھاوے کے لیے اتنے گر جاتے ہیں جس سے دوسروں کی روح مجروح ہو جاتی ہے۔ اگرچہ انسان کو اللہ نے افضل ترین مقام عطا کر کے باقی تمام مخلوق سے مستثنی رکھا۔ انسان کو سوچنا اور سمجھنا چاہیے کہ اگر رب نے مجھے فہم و فراست سے نوازا تو اس کو خیر خواہی کے لیے میں استعمال کروں۔۔ پہلے خود پہ توجہ دیں کہ ہمارے عقبی اور دنیا کیسے بہتر رہے گی تاکہ ہم کسی کے لیے رہنما بن جائے اور لوگ آپ کی شخصیت پہ ناز کریں۔ سکون اگرچہ دنیا میں عدم ہے لیکن جس چیز میں وہ پنہاں ہے اسی چیز کو عملی جامہ پہن کر ہم بھی راحت کی زیست گزاریں جہاں خوشیوں کے پھول لہلہاتے ہوں، امیدوں کے باغات کھل رہے ہوں، عیاشوں کے بازار لگے ہوں راحت کی سواری پہ ہر بندے خدا اس طرح سوار ہو جائے کہ گرنے کا نام نہ لیں اس کے لیے خود شناسی ضروری ہے اس کے بعد خدا شناسی ہمارے اندر خود بہ خود آ جائے گی جب ہم خود ہی کے قدر شناز بن جائیں گے تو خالق کی تخلیق کی دنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی نظر آنی لگ جائے گی پھر دنیا کے مکر و فریب سے انسانی کی آزادی حاصل ہوگی۔ یہ دنیا ہماری نظروں میں ایک بے وقعت خزانہ بن جائے گا جس کے قریب آ کر ہی ہم اس سے بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ پھر انسان خوابوں کو حقیقت اور حقیقت کو خواب تسلیم نہیں کر پائے گا، جہاں وہ خیالی کے چیزوں کو چھوڑ کر حقیقت کی اور آ جائے گا۔ اور پھر جہاں جہاں بھلائی نظر آنے لگے اس میں اس قدر غوطہ لگائیں کہ برائی نام کی کوئی چیز اندر باقی نہ رہیں۔ پہلے خود اور پھر دوسروں کو بھی حقیقت اور سچائی کا درس دیں اور اس شہر کے مکین رہیں جہاں حق کے پیمانے نافذ شدہ ہو جہاں مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے۔ بھلائی کرنے والوں کو شاباشی اور گنہگاروں کو ٹوکا جائے۔ اس شہر کو بنانے کے لیے ہمیں اپنے اندر کے شہر کو سب سے پہلے بدلنا پڑے گا۔ جہاں جہاں فسادات نے ہمارے دلوں میں جنم لیا ہوگا اس کی جڑیں وہاں مٹا دینی ہوگی۔ جہاں نفرت جسم میں پنپنے لگے تو اس کو ختم کر لیا جائے۔ خوشی سکون اور راحت کی ان راہوں کے متلاشی بنے رہیں کہ سفر خدا کی اور ہوں اور نیت اس کی رضا۔ وہی دراصل سکون اور خوشی کی زندگی عطا کرتا ہے جہاں ہم خیالوں کی دنیا سے نکل کر اپنا ایک ابدی گھر تیار کر لیتے ہیں۔ جہاں ہر وہ چیز میسر رکھی جائے گی جس کی ہم تمنا کریں اور ہماری دنیا کے ادھوری خواہشیں وہاں مکمل ہو جائے گی۔ اور اس گھر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا کوئی زوال نہیں نہ ہی طوفان اس کو اکھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی زلزلہ اس کو ہلا سکت ہے۔ الغرض وہاں مصیبتوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا اور زندگی اس قدر پاک ہو جائے گی کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا لہذا ہر چیز میں رب کی رضا تلاش کریں اور عملاً ثبوت دیں کہ میں واقعی ایک کمزور بندہ ہوں اور اللہ تبارک و تعالی میرا رب ہیں۔ سکون، راحت، عیاشیاں سب آپ کی زندگی کا ایک اہم حصہ اس طرح بن جائے گا جو کہ کبھی جدا نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے لیے خوابوں خیالوں کی دنیا سے نکل کر عملاً اور حقیقتاً اس کا ثبوت دینا ہوگا۔ خوابوں میں رہنے والا صرف ایک بے وقوف اور ذہنی بیمار ہی رہ سکتا ہے۔ ایک صحت مند ذہن ہمیشہ حقیقت کی اور رجوع کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالی ہم کو بھی ایک صحت مند ذہن نصیب فرمائے تاکہ ہم اہل سکون و راحت بن جائیں اور ہم اپنا دنیا اور عقبی بہتر بنا سکیں۔ آمین

سورۃ المومنون: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ وسینئر کالم نگار

9849099228

اس سورت کا نام پہلی آیت "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ" سے ماخوذ ہے، یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور اس میں 6 رکوع اور 118 آیات کریمہ ہیں۔ اس کے مضامین اور انداز بیان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا زمانہ نزول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی حیات مبارکہ کا درمیانی دور ہے۔ آیت 75-76 سے صاف طور پر یہ شہادت ملتی ہے کہ یہ مکہ کی اُس قحط کی شدت کے زمانے میں نازل ہوئی جو معتبر روایات کی رو سے اسی دور متوسط میں برپا ہوا تھا۔ اس سورت کا مرکزی مضمون "اتباع رسول" کی دعوت ہے۔ اس طرح اس سورت میں جو خطاب کیا گیا اسی مضمون کے اردگرد گھومتا ہے۔ غرضکہ، کلام کا آغاز اس طرح ہو رہا ہے کہ (جن لوگوں نے اس پیغمبر کی بات مان لی ہے) ان کے اندر یہ اور یہ اوصاف پیدا ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ "نماز میں خشوع"، "لغویات سے بچے رہنا"، "زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوجانا"، "اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا"، "اپنی امانتوں اور عہد و پیماں کا پاس وخیال"، اور "نماز کی حفاظت، اس کی پوری شان کے ساتھ" یقیناً ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت کی فلاح کے مستحق ہیں۔ اس کے بعد انسان کی خلقت، آسمان و زمین کی پیدائش، نباتات و حیوانات کی پیدائش اور دوسرے آثار کائنات (سے توحید اور معاد کے برحق ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں) پھر انبیاء علیہم السلام اور اِن کی اُمتوں کے قصے (بیان کرکے) چند باتیں سامعین کو سمجھائی گئی ہیں۔ اول یہ کہ آج تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر جو شبہات واعتراضات وارد کر رہے ہو وہ کچھ نئے نہیں ہیں۔ پہلے بھی جو انبیاء دنیا میں آئے تھے ان سب پر ان کے زمانے کے جاہلوں نے یہی اعتراضات کئے تھے۔ اب دیکھ لو کہ تاریخ کا سبق کیا ہے۔ اعتراضات کرنے والے حق پر تھے یا انبیاء؟ (دوم) یہ کہ توحید و آخرت کے متعلق جو تعلیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دے رہے ہیں یہی تعلیم ہر زمانے کے انبیاء نے دی ہے۔ (سوم) یہ کہ جن قوموں نے انبیاء کی بات سن کر رد (نامنظور) کر دی، وہ آخر کار تباہ ہو کر رہے۔ (چہارم) یہ کہ خدا کی طرف سے ہر زمانے میں ایک ہی دین آتا رہا ہے۔ اُس دین واحد کے سوا جو مختلف مذاہب تم لوگ دنیا میں دیکھ رہے ہو یہ سب لوگوں کے طبع زاد ہیں۔ ان قصوں کے بعد لوگوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ اصل چیز جس پر خدا کے ہاں محبوب یا مغضوب ہونے کا مدار ہے وہ آدمی کا ایمان اور خدا ترسی اور راست بازی ہے۔ (مستفاد تلخیص تفہیم القرآن 541 تا 542) ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھری رحمۃ اللہ کی تفسیر، ضیاء القرآن میں ہمیں یہ عبارت ملتی ہے کہ مشرکین آکر یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ ہماری فلاں فلاں بات مان لیں اور ہماری رائے کے مطابق فلاں فلاں آیت میں ردوبدل کر دیں یا یہ مفلوک الحال اور گھٹیا قسم کے لوگ جو ہر وقت آپ کے اردگرد حلقہ باندھے بیٹھے رہتے ہیں ان کو اپنی مجلس سے نکال دیں۔ یا کم از کم جس وقت ہم حاضر ہونا چاہیں ان کو یہاں سے چلے جانے کا حکم دے دیں تو ہم آپ کا ساتھ دینے کیلئے تیار ہیں۔ شاید اُنھوں نے یہ خیال کیا ہو کہ اسلام کو ہماری اور ہمارے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خوش فہمی کا یہ کہہ کر ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا کہ حق، باطل کے مشورے قبول نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہو جائے اور تمہاری رائے کے مطابق اس میں تبدیلیاں گوارا کر لی جائیں تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، اس لئے اس خیال کو ہمیشہ کیلئے اپنے دل سے نکال دو آخر میں شرک کی قباحت پر آگاہ کرنے کیلئے ان سے چند ایسے دندان شکن سوالات پوچھے جن کا جواب انھیں بھی "للہ" کے بغیر کوئی نہ بن آیا انھیں بھی طوعاً و کرہاً یہ اعتراف کرنا پڑا کہ ہر چیز کا خالق، مالک اور حکمراں اللہ تعالیٰ ہے۔ (جلد سوم صفحہ 242) اس سورۃ کا آغاز فلاح پانے والے لوگوں کے ذکر خیر سے ہوا اور فلاح و کامیابی کا مدار جس پر رکھا گیا، اس کی وضاحت فرمائی گئی، غرض کہ ایک بندے مومن کی طرز حیات کیسی ہوتی ہے اس کے متعلق تعلیم دی گئی، اور بتا دیا گیا کہ اللہ کے نیک بندے (صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین) فلاح و کامیابی کی طرف جو آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں یہ اسی لیے ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اللہ کے احکامات اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل پیرا ہو گئے، یعنی ان لوگوں کی زندگی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے قبل اور بعد کی طرز حیات میں جو انقلابی وصالح تبدیلی معاشرے میں جو محسوس کی جا رہی؛ یہ دراصل ان لوگوں کی آنکھ کھول دینے کے لیے کافی ہے جنہوں نے اللہ کے رسول کی دعوت حق کو قبول نہ کرنے کی حماقت کرتے ہوئے جہالت و گمراہی میں پڑے رہنے کو اپنی شان وبڑائی سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نوع انسانی کے لیے اللہ نے ہر زمانے میں دنیا کی قوموں کی طرف اپنے انبیاء روانہ فرماتے رہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ کی آخری کڑی ہے لہذا آپ پر ایمان لا کر اپنی زندگی، اپنے رب کے احکامات کے عین مطابق بسر کرو گے تو اس میں تمہارا اپنا بھلا ہے۔ ایک اور بات جس میں منکرین حق کی غلط فہمی دور کردی گئی کہ اسلام کو اثر دار، مالدار اور سماج میں اونچا اسٹیٹس رکھنے والے خاندان وقبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔ نہیں! بلکہ جو شخص بھی اللہ پر ایمان لاکر عمل صالح اختیار کرے گا، وہ اللہ کی نگاہ میں محترم ہے چاہے وکسی بھی رنگ ونسل سے تعلق رکھتا ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کے دربار عالی میں پروقار شخص وہی ہوگا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کرتے ہوئے زندگی بسر کرنا چاہے گا۔ سورۃ کا آغاز قدافلح المومنون سے ہوا اور اختتام پر فلاح سے محروم رہنے والے بدبختوں کا ذکر کر کے ان کو یوں جھنجوڑا گیا کہ "و من یدع مع اللہ الٰھا اٰخر لا برھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون" یعنی جو بھی، بے دلیل و بے سند بن کر، اللہ کو چھوڑ کر جن معبودوں (بتوں) کی عبادت کرتا ہو، تو وہ آخرت میں عذاب میں جھونک دیا جاے گا، یقینا منکرین حق کے لیے آخرت میں نجات کی کوئی سبیل نہیں ہے!!! آخر میں اپنے رب تعالی عظیم سے جو اپنے بندوں کے حق میں سراسر "خیر الراحمین" ہے، دعا کرنے کی تعلیم عطا فرمائی، یعنی بظاہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتے ہوئے، اس میں امت کو تعلیم دی ہے کہ آپ صلی علیہ وسلم کی اقتداء میں وہ استغفار کیا کرے۔ آیت کا تعلق اوپر کے مضمون سے ہے کہ پہلے کفار ومشرکین کا حال بیان کیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما دیا گیا ہے کہ رحمت ومغفرت آپکے ساتھ ہے آپکے ماننے والوں کے ساتھ ہے"آپ صرف اللہ کے ہو رہیں، اور اسی کی رحمت ومغفرت کے دامن میں پناہ لیں"۔ { شوکانی } (مستفاد اشرف الحواشی) اس سلسلہ میں ایک اور معروف مفسر قرآن مولانا عبدالسلام بھٹوی رحمۃ اللہ تعالی نے دعا کی اہمیت پر بہت خوب سمجھایا ہے جسکا ہمیں اہتمام کرنا چاہیے 1۔ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ.... : اس سے پہلے آیت (۱۰۹) میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کامیاب ہونے والے بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ یہ دعا "رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ" کرتے ہیں اور سورت کے آخر میں انھی بندوں کی طرح کفار ومشرکین سے کٹ کر اپنے رب کی مغفرت اور رحمت کے دامن میں پناہ لینے کا حکم دیا۔ وہ تمام دعائیں جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لفظ "قُلْ" کے ساتھ حکم دیا ہے، نہایت جامع دعائیں ہیں اور عجیب وغریب اسرار رکھتی ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرنے کا حکم ہے، جن کے پہلے پچھلے تمام گناہ اللہ نے معاف فرما دیے (دیکھیے فتح: ۲) تو امت کو تو بدرجۂ اولیٰ یہ دعا کرنے کا حکم ہے۔ 2۔ ابن کثیر نے فرمایا: "اَلْغَفْرُ" کا لفظ جب مطلق آئے تو اس کا معنی گناہ کو مٹانا اور لوگوں کے سامنے اس پر پردہ ڈالنا ہوتا ہے اور "رحمت" کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اقوال و افعال میں سیدھا رکھے اور اپنی توفیق خاص سے نوازے۔ 3۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ: یہ مختصر جملہ ہے، مکمل جملہ یوں ہے: "رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ فَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ" اس کی وضاحت کے لیے دیکھیے آیت (۱۰۹) کی تفسیر۔ اللہ تعالیٰ سب رحم کرنے والوں سے بہتر اس لیے ہے کہ دوسرے سب رحم کرنے والے اسی کا عطا کردہ رحم کرتے ہیں اور وہ بھی اس کی رحمت کے سویں حصے میں سے اپنے حصے میں آنے والے رحم سے۔ 4۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: "مجھے ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں کروں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں کہو: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) [بخاری، الاذان، باب الدعاء قبل السلام: ۸۳۴] "اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، بہت زیادہ ظلم اور h تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا، سو مجھے بخش دے، عظیم بخشش اپنے پاس سے اور مجھ پر رحم کر، کیونکہ تو ہی غفور ورحیم ہے۔" (تفسیر قرآن الکریم)

حضرت رُفیدہؓ اسلام کی پہلی ڈاکٹر اور نرس

ایس ایم صمیم، ناندیڑ

موبائل: 9960942261

اسلامی تاریخ میں کئی ایسی عظیم ہستیاں گزری ہیں جنہوں نے اپنے علم، مہارت اور خدمات کے ذریعے معاشرے میں گہرے نقوش چھوڑے۔ ان ہی میں سے ایک نمایاں شخصیت حضرت رفیدہ الاسلمیہؓ کی ہے، جنہیں اسلام کی پہلی مسلم نرس اور سرجن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ وہ نہ صرف طب کے میدان میں مہارت رکھتی تھیں بلکہ جنگوں میں زخمیوں کی دیکھ بھال اور عام مریضوں کے علاج میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کا پس منظر

حضرت رفیدہؓ بنو اسلم قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں اور مدینہ منورہ میں مقیم تھیں۔ ابتدائی دور سے ہی وہ طب اور علاج معالجے میں مہارت رکھتی تھیں اور زخمی و بیمار افراد کی خدمت کرتی تھیں۔ اسلام کی آمد کے بعد، انہوں نے اپنی طبی خدمات کو مزید منظم انداز میں انجام دینا شروع کیا اور ایک میدانی اسپتال قائم کیا، جہاں صحابہ کرامؓ اور عام افراد کا علاج کیا جاتا تھا۔

غزوات میں رفیدہ رضی اللہ عنہا کی خدمات

اسلامی تاریخ میں حضرت رفیدہؓ کی خدمات کو خاص اہمیت حاصل ہے، خصوصاً غزوات کے دوران انہوں نے بے مثال خدمات انجام دیں۔ -غزوہ احد میں جب صحابہ کرامؓ زخمی ہوئے تو حضرت رفیدہؓ نے ایک طبی خیمہ لگایا، جہاں زخمیوں کی تیمارداری اور علاج کیا گیا۔ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کی طبی مہارت کو تسلیم کیا اور حضرت سعد بن معاذؓ کو شدید زخمی ہونے کے بعد حضرت رفیدہؓ کے خیمے میں بھجوایا تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کر سکیں۔ - جنگوں کے علاوہ، حضرت رفیدہؓ عام دنوں میں بھی غریبوں، یتیموں اور بے سہارا مریضوں کے علاج کے لیے سرگرم رہتی تھیں۔

اسلام میں طب اور نرسنگ کی بنیاد

حضرت رفیدہؓ کو اسلام کی پہلی نرس اور سرجن کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ صرف خود ہی طبی خدمات انجام نہیں دیتی تھیں بلکہ دیگر خواتین کو بھی نرسنگ اور طبی تربیت دیتی تھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مریضوں اور زخمیوں کی مدد کی جا سکے۔ ان کی خدمات نے اسلامی معاشرے میں صحت اور طب کی بنیاد رکھی اور آج بھی انہیں مسلم میڈیکل فیلڈ کی اولین شخصیت کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ حضرت رفیدہ الاسلمیہؓ کی زندگی اسلامی تاریخ کا وہ روشن باب ہے جس نے خواتین کی طب اور نرسنگ کے شعبے میں خدمات کو ایک باقاعدہ حیثیت دی۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ خدمت خلق، علاج معالجہ اور تیمارداری نہ صرف ایک پیشہ بلکہ عبادت بھی ہے۔ ان کی خدمات کو دیکھتے ہوئے آج بھی مسلم دنیا میں نرسنگ اور طب کے میدان میں خواتین کو نمایاں مقام دیا جاتا ہے۔ حضرت رُفیدہ الاسلمیہؓ کی زندگی ہمدردی، خدمت اور مہارت کی لازوال مثال ہے، جس سے ہر دور کی خواتین کو سیکھنے اور آگے بڑھنے کا حوصلہ ملتا ہے۔

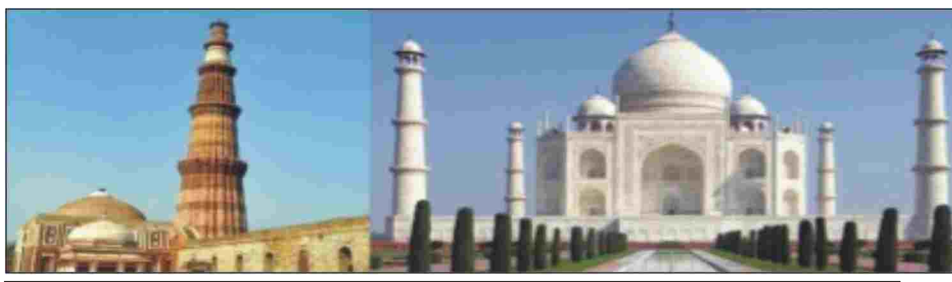

بیت المال امارت شرعیہ کو مضبوط و مستحکم بنائیں: حضرت امیر شریعت

پھلواری شریف:6/مارچ (پریس ریلیز) امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کے امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے ملک کے اہل خیر حضرات سے مخلصانہ اپیل کی ہے کہ امارت شرعیہ کے بیت المال کے نظام کو مظبوط و مستحکم بنائیں کیونکہ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ مسلمانوں کی ایک باوقار دینی و شرعی تنظیم ہے، جس کے ذریعہ ملت کی وحدت و اجتماعیت، مسلم معاشرہ کی اصلاح، مذہبی و آئینی حقوق کی حفاظت، تعلیم کی اشاعت، دینی و ملی شعائر کی بقا اور خدمت خلق جیسے امور انجام پا رہے ہیں، خصوصاً ہندوستان میں مسلم پرسنل لا کے تحفظ، مساجد و مقابر کی حفاظت و صیانت اور اس جمہوری ملک میں مسلمانوں کو ایک بیدار ملت اور باوقار قوم کی حیثیت سے زندہ رکھنے، جیسے میدانوں میں جس جرأت و ہمت کے ساتھ کامیاب رہنمائی کرتی رہتی ہے، وہ آپ کے سامنے ہے، انہوں نے کہا ہے کہ امارت شرعیہ کے شعبوں میں ایک شعبہ بیت المال ہے، جو پورے نظام امارت کے لئے دل کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے ذریعہ تمام شعبوں کے اخراجات پورے ہوتے ہیں، اسی سے یتیموں، بیواؤں، معلمین، غریب طلبہ کے تعلیمی اخراجات میں مدد و نادار لڑکیوں کی شادی میں امداد اور دوسرے ضرورت مندوں کی حاجت روائی ہوتی ہے، فرقہ وارانہ فسادات، قدرتی حادثات، آفات، سیلاب و آتشزدگی کے موقع پر مصیبت زدہ لوگوں کی امداد بھی اسی سے کی جاتی ہے اور دین و ملت کے مختلف کاموں میں بیت المال ہی سے رقمیں خرچ کی جاتی ہیں، اس کے علاوہ خدمت خلق کے لیے مولانا سجاد میموریل اسپتال قائم ہے، جس میں آؤٹ ڈور، میٹرنٹی ہوم، جانچ گھر، الٹرا ساؤنڈ اور اکسرے کی سہولت کے ساتھ ساتھ دانت، ناک، آنکھ، کان اور ہڈی کے شعبے الگ الگ قائم ہیں، ٹی بی کے مریضوں کا مکمل علاج مفت کیا جاتا ہے، مختلف مقامات پر آنکھوں کی جانچ اور دیگر امراض کے علاج کے لیے کیمپ لگائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ کینسر اور دوسرے مہلک مرض سے متعلق لوگوں میں بیداری پیدا کرنا اس اسپتال کا خاص کام ہے۔ ہاسپیٹل کے نظام کو وسعت دینے کی غرض سے اوپری حصہ کی چھت کی ڈھلائی کرائی گئی، بقیہ کاموں کو جلد مکمل کر کے نئے شعبہ جات قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ پھلواری شریف کے علاوہ کریسنٹ ہیلتھ کیئر سنٹر برلا مندر روڈ پٹنہ، اور امارت ہیلتھ سنٹر راور کیلا میں قائم ہیں، جن سے ہزاروں غریب و بے سہارا مریضوں کو فائدہ پہونچ رہا ہے۔ اس کے علاوہ کئی مقامات پر ہاسپیٹل کے قیام کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے اور بعض جگہوں پر ہاسپیٹل کی تعمیر کا کام چل رہا ہے۔ اس سال جاڑے کے موسم میں ہزاروں افراد کے درمیان گرم کپڑے اور کمبل تقسیم کیے گئے، جس سے لوگوں نے راحت محسوس کی۔ بہار کے کئی اضلاع کے متعدد مواضعات میں آتشزدگی سے عظیم تباہی ہوئی، متاثرہ مقامات پر راحت رسانی کا کام کیا گیا، آب لنچنگ کے شکار کئی گھرانوں کی مالی مدد کی گئی، یکساں سول کوڈ اور تحفظ اوقاف جیسے اہم اور نازک معاملہ میں امارت شرعیہ نے بالخصوص مسلمانوں کے ذریعہ اپنی رائے بھیجوانے میں قائدانہ کردار ادا کیا اور بعض مقدمہ کی پیروی کورٹ میں باضابطہ کی جا رہی ہے، جس پر بڑی رقم بیت المال سے خرچ ہوتی ہے، پھلواری شریف کے علاوہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے مختلف اضلاع میں قائم ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ ہر سال سیکڑوں نوجوانوں کو باروزگار بنایا جاتا ہے۔ سینکڑوں دینی مکاتب قائم ہیں، جن کے اخراجات امارت شرعیہ پورا کرتی ہے، یہ مکاتب بنیادی دینی تعلیم کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ موجودہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے امارت شرعیہ نے سی بی ایس ای طرز کے اسکول امارت پبلک اسکول کے نام سے گذشتہ سالوں میں کئی مقامات پر شروع کرائے، جس میں تعلیمی و تعمیری سرگرمیاں جاری ہیں، اس کے علاوہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ میں دینی مکاتب اور معیاری عصری اداروں کے قیام کی تحریک مسلسل چل رہی ہے، متعدد مقامات پر کئی نئے اسکول نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے حالیہ دنوں میں دارالقضاء کا نظام وسیع ہوا ہے اور کئی نئے دارالقضاء قائم ہوئے ہیں، المعہد العالی سے ہر سال علماء افتاء و قضاء کی تربیت پاتے ہیں، یہ پورے ملک کی سطح پر اپنی نوعیت کا مثالی ادارہ ہے، اس سے تربیت پانے والے علماء ملک کے مختلف مقامات پر اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دارالعلوم الاسلامیہ قائم ہے، جس میں دورۂ حدیث (فضیلت) تک تعلیم دی جاتی ہے۔ مدارس اسلامیہ میں معیاری تعلیم، نصاب و نظام تعلیم اور امتحان میں یکسانیت لانے کے لیے وفاق المدارس الاسلامیہ قائم ہے، بنیادی دینی تعلیم کے مکاتب کی تحریک بھی زوروں پر چل رہی ہے، اس سال بڑی تعداد میں خود کفیل مکاتب دینیہ امارت شرعیہ نے قائم کئے ہیں۔ قبل سے سو سے زائد مکاتب کا وظیفہ امارت شرعیہ سے جاری ہے، نیز مرکزی دفتر اور ذیلی دفاتر کی تعمیر و توسیع کا کام بھی مسلسل جاری ہے۔ کئی نئے منصوبوں کا اس سال آغاز ہو رہا ہے اور یہ سارے کام محض اللہ کی مدد اور اس کے نیک بندوں کے تعاون سے انجام پاتے ہیں، شعبہ جات کی وسعت و ترقی اور کاموں کے پھیلاؤ سے اخراجات کافی بڑھ گئے ہیں، اس وقت امارت شرعیہ کا سالانہ بجٹ بارہ کروڑ اکسٹھ لاکھ اسی ہزار (12،61،80،000) روپئے کا ہے، جب کہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، اسپتال، المعہد العالی، دارالعلوم الاسلامیہ، وفاق المدارس الاسلامیہ وغیرہ کا بجٹ اس کے علاوہ ہے، ضرورت ہے کہ رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ملک میں پھیلے ہوئے اہل خیر حضرات اس ادارہ کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں، گراں قدر مالی تعاون کے ذریعہ اس کی ترقی و استحکام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عطیات، زکوٰۃ و صدقات اور فطرہ و عشر کی رقوم بیت المال امارت شرعیہ کے پتہ پر ارسال فرمائیں اپنے خصوصی عطیات براہ راست درج ذیل اکاؤنٹ نمبر بھی بھیج سکتے ہیں۔

رابطہ نمبر:06122555668

Name: Imarat Shariah
Bank: Axis Bank
A/c No:918020107701035
IFSC Code: UTIB0003615
Branch :Phulwari Sharif Patna

جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کی جانب سے آگ متاثرین کی بروقت مالی امداد

مالیگاؤں: 6/مارچ: سرسید نگر میں پیش آئے ایک افسوسناک حادثے میں محمد سلیم زین العابدین صاحب کے مکان میں اچانک آگ بھڑک اٹھی، جس کی وجہ سے ان کا تمام ساز و سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق یہ حادثہ شارٹ سرکٹ کے نتیجے میں پیش آیا، جس سے متاثرہ خاندان کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس مشکل گھڑی میں جمعیۃ علماء سلیمانی چوک نے انسانی ہمدردی اور خدمت کے جذبے کے تحت فوری امداد فراہم کی۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حافظ مولانا ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر جمعیۃ علماء مالیگاؤں کے صدر مولانا آصف شعبان کی قیادت میں جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کے ایک وفد نے متاثرہ مکان کا دورہ کیا اور صورت حال کا جائزہ لیا۔ وفد نے متاثرین سے ملاقات کی اور ان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے امدادی سامان فوری طور پر مہیا کرنے کا فیصلہ کیا۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب کی خصوصی ہدایت پر جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کی جانب سے آگ متاثرین کی امداد کے لیے ایک مکمل گھریلو برتن سیٹ (60 برتنوں پر مشتمل)، بستر بند اور نقد مالی تعاون فراہم کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا آصف شعبان نے متاثرہ خاندان کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا کہ اس مشکل گھڑی میں جمعیۃ علماء ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ مزید برآں، مولانا ندیم صدیقی صاحب نے جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کی اس بروقت امداد کو سراہتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ ہمیشہ سے خدمت خلق کے جذبے کے تحت مظلوم اور پریشان حال افراد کی مدد کرتی آئی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی جہاں کہیں بھی کسی پریشان حال کو مدد کی ضرورت ہوگی، جمعیۃ علماء اپنی روایت کے مطابق انسانی ہمدردی کا فریضہ انجام دے گی۔ اس موقع پر وفد میں شامل علما کرام اور ذمہ داران نے متاثرین کے حق میں صبر اور استقامت کی دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے اس نقصان کا بہترین نعم البدل عطا کرنے کی التجا کی۔ وفد میں مولانا آصف شعبان، شاکر سر، حافظ عبدالعزیز رحمانی، مفتی محمد اسلم جامعی، مفتی شعیب سلیم انوری، حافظ عمر جمالی، مولانا احمد علی ندوی، ظہیر قیصر، خلیل احمد، ایم ایم مدنی، صابر شیخ، محمد عارف، جمیل مقادم، سلیم بابا اور جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کے دیگر ذمہ داران شامل تھے۔ یہ حادثہ شہر کے لیے ایک افسوسناک واقعہ تھا، لیکن جمعیۃ علماء سلیمانی چوک نے اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے فوری امداد پہنچانے کا جو عمل انجام دیا، وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ امید ہے کہ متاثرہ خاندان جلد از جلد اپنی معمول کی زندگی کی طرف لوٹ سکے گا اور اللہ تعالیٰ انہیں اس آزمائش میں صبر اور ہمت عطا فرمائے گا۔

پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں کاروباری اقدار کی بڑی اہمیت

اردو یونیورسٹی میں شعبۂ مینجمنٹ و کامرس کی کانفرنس سے پروفیسر سرینواس و دیگر کا خطاب

حیدرآباد، 6 مارچ (پریس نوٹ) پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں کاروباری اقدار کی بڑی اہمیت ہے۔ کارپوریٹ سیکٹر ان اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے پائیدار ترقی کے حصول کو آسان کرسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سری نواس مورتی، ڈائرکٹر انسٹیٹیوٹ آف پبلک انٹر پرائز نے کیا۔ وہ آج شعبۂ انتظامیہ و کامرس، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے منعقدہ دو روزہ قومی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کلیدی خطبہ دے رہے تھے۔ یہ کانفرنس "دورِ حاضر کی کاروباری سرگرمیاں وکست بھارت اور پائیدار ترقی اہداف کے تناظر میں" کے موضوع پر منعقد کی جا رہی ہے۔ شیخ الجامعہ پدم شری پروفیسر سید عین الحسن نے کانفرنس کے اس افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ اپنے صدارتی خطبہ میں انہوں نے کانفرنس کے موضوع کو سراہا اور اسکول برائے کامرس و انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر شیخ الجامعہ نے شعبۂ بزنس مینجمنٹ و کامرس کی کانفرنس کے سوونیئر کی بھی رسم اجرا انجام دی۔ افتتاحی اجلاس میں رجسٹرار مانو، پروفیسر اشتیاق احمد نے بھی اظہار خیال کیا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے پائیدار ترقی کے اہداف اور وکست بھارت کے حصول کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریب مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر عبدالقدوس، سابق ڈائرکٹر ایم ایس ایم ای، حکومت ہند مہمانِ خصوصی نے شرکت کی۔ انہوں نے تیزی سے ترقی پذیر ہندوستان کی معیشت کے اہم خدوخال کا جائزہ پیش کیا اور کہا کہ جتنا اہم ملک کی معاشی ترقی کا سفر ہے اتنا ہی اہم عالمی سطح پر طئے کردہ پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول بھی ہے۔ قبل ازیں کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں صدر شعبہ پروفیسر عبدالعظیم نے خیر مقدمی کلمات کہے۔ اور کانفرنس کے کنوینر ڈاکٹر سید خواجہ صفی الدین نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ڈین پروفیسر بدیع الدین احمد نے اظہار خیال کرتے ہوئے دور حاضر کے کاروباری سرگرمیوں اور جدید کاروباری ماحول میں معیشت کے استحکام کی ضرورت کو واضح کیا۔ صدر شعبہ پروفیسر عبدالعظیم نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ کنوینر کانفرنس ڈاکٹر سید خواجہ صفی الدین نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر نثار حسین نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ ڈاکٹر راشد فاروقی نے ہدیہ تشکر پیش کیا۔

اردو نائٹ ہائی اسکول میں سرپرست و اساتذہ میٹنگ

مالیگاؤں / دی اردو نائٹ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں گذشتہ میں جمعرات مورخہ 27/فروری 2025ء کو سرپرست و اساتذہ میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں اسکول ہذا کے مختلف اساتذہ نے بچوں کی حاضری، سالانہ امتحان نیز نئی تعلیمی پالیسی سے متعلق سرپرستوں کے روبرو اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سرپرست حضرات کی جانب سے نمائندگی کرتے ہوئے عبدالرؤف اور ابواُسامہ صاحبان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اساتذہ کا حوصلہ بڑھایا۔ میٹنگ کی صدارت کے فرائض اسکول ہذا کی صدر معلمہ محترمہ مسعودہ میڈم نے ادا کیے۔ اس میٹنگ میں سو سے زائد والدین کے علاوہ تمام اساتذہ شریک رہے۔ صدر مجلس کی رہنمائی میں میٹنگ بحسن و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

چینی ہیکرز پر امریکہ میں ٹریژری کی خلاف ورزی اور دیگر حملوں کا الزام

واشنگٹن ڈی سی۔ 6/ مارچ۔ ایم این این۔ امریکہ کے محکمہ انصاف نے بدھ کو کہا کہ بارہ چینی شہریوں پر جن میں پبلک سیکیورٹی منسٹری کے دو افسران بھی شامل ہیں، پر ہیکنگ حملوں کی ایک سیریز کے لیے فرد جرم عائد کی گئی ہے، جس میں امریکی ٹریژری کی 2024 کی خلاف ورزی بھی شامل ہے۔ محکمے نے کہا کہ دیگر مبینہ متاثرین میں امریکہ میں مقیم چینی مخالفین، کئی ایشیائی ممالک کی وزارت خارجہ، مذہبی تنظیمیں اور اضفی امریکی وفاقی اور ریاستی حکومتی ادارے شامل ہیں۔ Anxun انفارمیشن ٹیکنالوجی کمپنی لمیٹڈ نامی چینی کمپنی کے آٹھ ملازمین، جسے i-Soon کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

پرائم ویڈیو کا بی ہیپی' کا پہلا گانا سلطانہ' ریلیز، نورا فتحی کی زبردست انرجی نظر آئی!

ممبئی:6/مارچ (ایم ملک) پرائم ویڈیو اور ٹی سیریز نے مل کر اپنی آنے والی اصل فلم بی ہیپی کا پہلا گانا سلطانہ ریلیز کیا ہے۔ توانائی سے بھرپور اس ٹریک کو سنیدھی چوہان اور میکا سنگھ نے گایا ہے لیکن اصل ہٹ نورا فتحی نے کی ہے۔ نورا نے اپنے طاقتور ریپ سے نہ صرف اسٹیج کو آگ لگا دی بلکہ اپنے شاندار ڈانس موز سے اسکرین کو بھی آگ لگا دی۔ اس گانے نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ نورا انٹرٹینمنٹ کی ملکہ ہے۔ فلم بی ہیپی کی کہانی جذبات، رقص اور تفریح کا بہترین امتزاج ہے۔ اس میں ابھیشیک بچن شیو کے کردار میں نظر آئیں گے، جو ایک سرشار سنگل والد ہیں۔ جبکہ عنایت ورما ان کی پیاری اور ہبلی بیٹی دھارا کے کردار میں نظر آئیں گے۔ یہ باپ بیٹی کی جوڑی زندگی کے چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے اپنی دنیا کو کس طرح خوش کرتی ہے فلم کا دل بناتی ہے۔ ہرش اپادھیائے کی طرف سے کمپوز کیا گیا اور پرناوتس، ہرش اپادھیائے اور سکریتی بھردواج کے لکھے ہوئے دھنوں کے ساتھ، سلطانہ ایک پیپی ٹریک ہے جو پہلی ہی دھڑکن سے توجہ حاصل کرتا ہے۔ اس میں سنیدھی چوہان کی طاقتور آواز، میکا سنگھ کا ٹریڈ مارک سوِیگ اور نورا فتحی کا شاندار ریپ مل کر ایک میوزک ویڈیو بناتا ہے جو دیکھنے کے لائق ہے۔ دھماکہ خیز دھڑکنوں، شاندار کوریوگرافی اور اسٹار پاور سے بھرا یہ گانا ہر کسی کو رقص کرنے پر مجبور کر دے گا۔ نورا نے اس ویڈیو کو نہ صرف اپنی چالوں سے بلکہ اپنے ریپ سے بھی آگ لگا دی ہے۔ اس کے حیرت انگیز فٹ ورک سے لے کر آئیکونک ہک اسٹیپ تک، نورا کی حیرت انگیز سکرین کی موجودگی ہر فریم میں نظر آتی ہے۔ سلطانہ صرف ایک گانا نہیں بلکہ ایک ڈانس ترانہ ہے جو آنے والے دنوں میں ہر پارٹی پلے لسٹ کا حصہ بننے جا رہا ہے۔ گانے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے، سنیدھی چوہان نے کہا، "کچھ گانے ایسے ہیں جو آپ کو اٹھنے اور ناچنے پر مجبور کرتے ہیں- سلطانہ صرف یہ ہے کہ میں نے یہ گانا پہلی بار سنا، مجھے معلوم ہوا کہ اس میں بہترین رویہ ہے، اور یہ بہت اچھا تھا جیسا کہ ہم نے اس گانے کو ریکارڈ کرنا پسند کیا! گانے میں اپنے ریپ اور پرفارمنس کے بارے میں بات کرتے ہوئے، نورا فتحی نے کہا، میرے بین الاقوامی سنگل Snake کی زبردست کامیابی کے بعد یہ گانا میرے میوزک کیریئر کے لیے بہترین اقدام ہے، اور اس ٹریک پر ریپ کرنا میرے لیے ایک بہت ہی دلچسپ تجربہ تھا۔ وہی توانائی ہے جو آپ کو اپنی نسائیت کا جشن مناتے ہوئے ڈانس فلور کو جلانے دیتی ہے، ہم نے اپنی پہل #DanceWithNora کے ذریعے لوگوں کو ہمیشہ اعتماد کے ساتھ اظہار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ میکا سنگھ نے گانے میں اپنی سگنیچر انرجی لاتے ہوئے کہا، "یہ ٹریک ایک مکمل دھڑکن ہے، آوازیں طاقتور ہیں، اور اس میں دیسی سوگ اور گروو کا بہترین امتزاج ہے جو آپ کو اس وقت رقص کرنے پر مجبور کر دے گا جب یہ چلنا شروع ہو جائے گا!" ریمو ڈی سوزا انٹرٹینمنٹ کے بینر تلے لیزیل ریمو ڈی سوزا کی پروڈیوس اور ریمو ڈی سوزا کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم میں بی ہیپی کے ستارے ابھیشیک بچن، نورا فتحی، ناصر اور عنایت ورما نے مرکزی کردار ادا کیے ہیں جب کہ جانی لیور اور ہرلین سیٹھی معاون کرداروں میں نظر آئیں گے۔ یہ فلم 14 مارچ کو بھارت اور 240 سے زیادہ ممالک اور خطوں میں خصوصی طور پر پرائم ویڈیو پر نمائش کے لیے تیار ہے۔

رمضان کے مہینے میں بھیونڈی میں پانی کی قلت سے عوام پریشان

میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر کے سامنے خواتین نے ہنگامہ کیا

بھیونڈی:6/مارچ (شارف انصاری):- مسلم اکثریتی بھیونڈی شہر میں پانی کی قلت کو لے کر شہریوں اور میونسپل کارپوریشن کے واٹر سپلائی محکمہ کے درمیان اکثر جھگڑا ہونا معمول بن گیا ہے۔ ان دنوں مسلمانوں کے لیے رمضان کا مقدس مہینہ چل رہا ہے اور اسی دوران شہر کے کچی آبادی والے علاقے شانتی نگر نیو آزاد نگر میں پانی کی بے قاعدگی کی وجہ سے اس علاقے کی خواتین جمعرات کی صبح مہانگر پالیکا ہیڈ کوارٹر کے سامنے جمع ہوئیں اور اپنی پریشانی کو لے کر ہنگامہ کیا۔ اس سلم ایریا میں ہزاروں خاندان رہتے ہیں لیکن مقامی خواتین ناراض ہیں کیونکہ پینے کا پانی کم پریشر پر دستیاب ہے اور چار دن میں صرف ایک بار پانی کی فراہمی کی جا رہی ہے۔ مذکورہ علاقے کی خواتین نے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کے خلاف برہمی کا اظہار کرتے ہوئے صحافیوں کو بتایا کہ اس علاقے کے وال مین جان بوجھ کر کم پریشر سے پانی چھوڑتے ہیں۔ ان دنوں رمضان المبارک کا مہینہ چل رہا ہے اس لیے روزے کے تمام کام صبح سویرے مکمل کرنے پڑتے ہیں تاہم پانی کی قلت کے باعث سیکڑوں خاندانوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اس ہنگامے کے درمیان سیکورٹی گارڈ ان خواتین کے پانچ رکنی وفد کو محکمہ واٹر سپلائی لے گئے جہاں انتظامیہ نے انہیں یقین دلایا کہ پانی کے مسئلے کو جلد حل کرنے کی کوشش کی جائے گی جس کے بعد خواتین نے اپنا احتجاج ختم کر دیا۔

تعمیر قلعہ مقابلہ کا انعقاد اور تقسیم انعامات

ریاست کرناٹک سے طلباء کی شمولیت

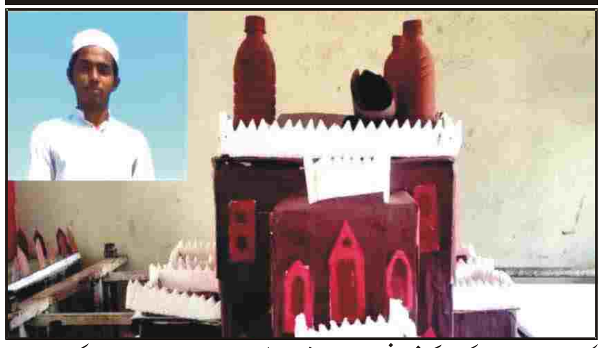

اکولہ: 6/مارچ (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) سماجی منافرت کے خاتمہ سے تعارف اسلام کی راہ ہموار کرنے کے مقصد سے قومی یک جہتی و گنگا جمنی تہذیب کی بقاء کے لئے حاجی ظہیر فاؤنڈیشن دار وا، کثیر الاشاعت علاقائی ہندی یومیہ اخبار منگل پر ہار امراوتی، طارق ساحر لوکھنڈ والا متر منڈل ایوت محل کے باہمی تعاون سے ہر سال کی طرح اس سال بھی شیوجینتی کے موقع پر 19 فروری سے 28 فروری یوم سائنس ملک کے پہلے نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر سی وی رمن کی سالگرہ پر آن لائن تعمیر قلعہ مقابلے کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں پہلا انعام 3333 روپیے طارق ساحر لوکھنڈ والا ایوت محل، دوسرا انعام 2222 روپیے ایم ایس موبائل و راحت گروپ مانورہ، تیسرا انعام 1111 روپیے سلونی جنرل اسٹور کے مالک سنتوش جیسوال و سنسکرتی زراکس کے مالک کی جانب سے طلباء کو دیے گئے۔ مقابلہ میں پہلا انعام ریاست کرناٹک کے نبی رسول انیس شیخ، اور آونتیکا ونود دھاولے کیمپ امراوتی کو ملا جبکہ دوسرا انعام توصین منیار اور تیسرا انعام اشفیہ عرفان ندف نے حاصل کیا ریاست کرناٹک سے شامل انعام یافتگان کا تعلق الفت اردو اسکول اتھنی ضلع بیلگام کرناٹک سے ہے۔ تعمیرات قلعہ مقابلہ دھیرے دھیرے قومی مقابلہ بنتا جا رہا ہے اس مقابلے کو کامیاب بنانے میں مجیب سرداؤد قاسم پرائمری اسکول مانورہ، معروف شاعر فرہاد احمد، راحت گروپ کے سیکرٹری شاکر حسین، ارکن فاؤنڈیشن۔ اظہر قاضی، ندیم سہیل جی او، توفیق شیخ، نوید شیخ، شہباز لنگھا ثانی اثنین، سلیم خان شارق گڈ و لعلہ، شامل تھے حاجی ظہیر فاؤنڈیشن کے بانی صدر موثق دیوان نے ایک مختصر جلسہ کر طلباء کو دیے گئے انعامات میں شامل تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا ساتھ ہی طارق ساحر لوکھنڈ والا کی طرف سے آئندہ سال کے لیے پہلا انعام 5555 روپیے کے اعلان پر پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

امریکہ پر نگرانی اور معلوماتی حملوں کے لیے چین کا AI کا استعمال

واشنگٹن ڈی سی۔ 6/ مارچ۔ ایم این این۔ امریکہ آسٹریلیا کی طرف سے اسی طرح کی کارروائی کے بعد، سیکورٹی کے خطرات اور امریکی رازداری کو لاحق ممکنہ خطرات کے خدشات کے پیش نظر، دیگر AI ماڈلز کے ساتھ ساتھ چین کے ڈیپ سیک AI پر سرکاری آلات سے پابندی لگانے پر غور کر رہا ہے۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ چینی حکومت بڑے پیمانے پر نگرانی، بائیو میٹرک ڈیٹا اکٹھا کرنے اور سوشل میڈیا کی نگرانی، اور بیرون ملک امریکہ اور مخالفوں کو نشانہ بنانے والی معلوماتی کارروائیوں کے لیے ڈیپ سیک سمیت AI کا استعمال کرتی ہے۔ کئی چینی کمپنیاں، جن میں حکومتی تعلقات ہیں، ڈیپ سیک کو اپنی خدمات میں ضم کر چکے ہیں۔ چائنا موبائل کے ساتھ ڈیپ سیک کا انضمام مزید خدشات کو جنم دیتا ہے، کیونکہ چائنا موبائل پر پہلے امریکہ میں چینی فوج سے مشتبہ تعلقات کی وجہ سے پابندی عائد کی گئی تھی۔

چین کے ذریعہ تائیوان کے قریب سرگرمیاں تیز کرنے پر جاپان ہائی الرٹ پر

یونا گونی۔ 6/ مارچ۔ ایم این این۔ تائیوان سے صرف 111 کلومیٹر کے فاصلے پر جاپان کے مغربی ترین مقام یونا گونی جزیرے کے جنوب میں واقع ایک چینی بوائے، اب ایشیا کی دو بڑی معیشتوں کے درمیان سیاسی اور کاروباری تبادلے کے ساتھ گرمجوشی کے تعلقات کے پہلے اشارے کے باوجود سفارتی رگڑ کی وجہ بنی ہوئی ہے۔ جاپان نے دسمبر 2024 میں اپنے خصوصی اقتصادی زون (EEZ) کے اندر بغیر کسی پیشگی اطلاع کے نصب کیے گئے متنازع فلوٹ کو دریافت کیا، اور تب سے وہ اسے ہٹانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اپنے خصوصی اقتصادی زون کے اندر، جاپان کو ماہی گیری اور ڈرلنگ جیسی سرگرمیوں کے لیے خصوصی حقوق حاصل ہیں۔ چین نے بوائے کو ہٹانے سے انکار کر دیا ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ یہ قانونی ہے اور یہ خالصتاً موسمیاتی مشاہدات کے لیے ہے۔ فوجی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کے تیرنے والے آلات مذموم مقاصد کے لیے استعمال کیے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے 2023 میں امریکہ نے چینی موسمی غباروں کو جاسوس غبارے قرار دیا تھا۔ بوائے کے ذریعے ریکارڈ کردہ ڈیٹا - جیسے سمندری دھاروں کی رفتار اور سمت، نیز پانی کا درجہ حرارت - چینی بحریہ کے ذریعے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ آلہ نگرانی کے مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ جاپان کا استدلال ہے کہ اس کی رضامندی کے بغیر اپنے خصوصی اقتصادی زون کے اندر ڈھانچے قائم کرنا سمندر کے قانون سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن کی خلاف ورزی ہے، زیر بحث علاقے پر جاپان، چین اور تائیوان کے اوورلیپنگ دعوے ہیں۔ اس طرح، چین کا استدلال ہے کہ ڈھانچے - خاص طور پر سائنسی تحقیق کے لیے - "معقول اور قانونی" ہیں۔ اس کے باوجود، اس کی اچانک ظاہری شکل نے جاپان کے حفاظتی آلات کو نینسی شوٹو کے جنوب مغربی جزیرے کی زنجیر کے کنارے پر کھڑا کر دیا ہے جو جاپان کی سرزمین اور تائیوان پر کیوشو کے سرے کے درمیان 1,200 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔

پاکستان گلوبل ٹیررازم انڈیکس میں دوسرے نمبر پر آ گیا

اسلام آباد۔6/ مارچ۔ ایم این این۔ پاکستان گلوبل ٹیررازم انڈیکس 2025 میں دوسرے نمبر پر ہے۔ گزشتہ سال کے دوران دہشت گرد حملوں میں ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد 45 فیصد بڑھ کر 081,1 ہو گئی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ فار اکنامکس اینڈ پیس (IEP) کے ذریعہ شائع کردہ گلوبل ٹیررازم انڈیکس 2025 پچھلے 17 سالوں میں دہشت گردی کے اہم رجحانات اور نمونوں کا ایک جامع خلاصہ فراہم کرتا ہے۔ رپورٹ میں دہشت گردی کے اثرات کے مطابق 163 ممالک (دنیا کی آبادی کا 99.7 فیصد) درجہ بندی کی گئی ہے۔ اشارے میں دہشت گردی کے واقعات، ہلاکتوں، زخمیوں اور یرغمالیوں کی تعداد شامل ہے۔ یہ مسلسل پانچواں سال ہے جس میں دہشت گردی سے متعلق اموات میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے اور پاکستان کے لیے گزشتہ دہائی میں سال بہ سال سب سے بڑا اضافہ ہے۔ یہ رجحان دہشت گردی کے حملوں کی تعداد میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے، جو 2023 میں 517 سے بڑھ کر 2024 میں 1,099 تک پہنچ گئے۔ یہ پہلا سال ہے جب انڈیکس کے آغاز کے بعد سے حملے 1,000 سے تجاوز کر گئے ہیں۔ بدھ کو جاری کردہ 12 ویں سالانہ گلوبل ٹیررازم انڈیکس (GTI) کے مطابق، دہشت گردانہ حملے ریکارڈ کرنے والے ممالک کی تعداد 58 سے بڑھ کر 66 ہو گئی۔ یہ تقریباً ایک دہائی کی بہتری کو الٹ دیتا ہے، 45 ممالک کی حالت ابتر اور 34 میں بہتری آئی ہے۔ چار مہلک ترین دہشت گرد گروہوں نے 2024 میں اپنے تشدد کو تیز کیا، جس سے ہلاکتوں میں 11 فیصد اضافہ ہوا۔ مغرب میں، اب تنہا بھیڑیے کے حملوں کا غلبہ ہے، جو گزشتہ پانچ سالوں میں 93 فیصد مہلک حملوں کا سبب بنتے ہیں۔ غزہ کے تنازع نے مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام کو تیز کر دیا ہے اور مغرب میں نفرت پر مبنی جرائم کو ہوا دے رہا ہے، جب کہ ایران میں دہشت گردی سے ہونے والی اموات میں اضافہ ہوا ہے۔ 2024 میں عالمی سطح پر دہشت گردی کی اموات مسلسل رہیں۔ دہشت گردی سے سب سے زیادہ اموات برکینا فاسو، پاکستان اور شام میں ہوئیں۔ برکینا فاسو عالمی سطح پر ہونے والی تمام اموات کا پانچواں حصہ ذمہ دار ہے۔ کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) سب سے تیزی سے ترقی کرنے والے دہشت گرد گروپ کے طور پر ابھر کر سامنے آیا، اس کی وجہ سے ہونے والی اموات میں 90 فیصد اضافہ ہوا۔ ٹی ٹی پی دوسرے سال سے پاکستان میں سب سے مہلک دہشت گرد تنظیم بنی ہوئی ہے۔ یہ 2024 میں پاکستان میں 52 فیصد اموات کا ذمہ دار تھا۔ گزشتہ سال، ٹی ٹی پی نے 482 حملے کیے، جس کے نتیجے میں 558 ہلاکتیں ہوئیں، جو کہ گزشتہ سال کی 293 ہلاکتوں سے 91 فیصد زیادہ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے پاکستان میں دہشت گردی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ افغانستان سے کام کرنے والے دہشت گرد گروپوں نے خاص طور پر پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر اپنے حملوں میں شدت پیدا کر دی ہے۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے صوبے سب سے زیادہ متاثرہ علاقے بنے ہوئے ہیں، ان مغربی سرحدی علاقوں میں 2024 میں پاکستان میں ہونے والے دہشت گرد حملوں اور ہلاکتوں میں 96 فیصد سے زیادہ کا حصہ ہے۔

'سپر بوائز آف مالیگاؤں' نے آسٹریلیا کے نیشنل انڈین فلم فیسٹیول میں بہترین فلم کا ایوارڈ جیتا!

ممبئی: 6/مارچ (ایم ملک) ریما کاگتی کی فلم سپر بوائز آف مالیگاؤں واقعی ایک دل کو چھو لینے والی کہانی ہے جو پوری دنیا کے ناظرین کے دل جیت رہی ہے۔ کئی بین الاقوامی فلمی میلوں میں دھوم مچانے اور ناقدین کی جانب سے زبردست پذیرائی حاصل کرنے کے بعد اب اس فلم کو سینما گھروں میں بھی شائقین کی جانب سے پذیرائی مل رہی ہے۔ اب، مالیگاؤں کے سپر بوائز نے ایک اور عظیم کارنامہ انجام دیا ہے - اس نے آسٹریلیا کے نیشنل انڈین فلم فیسٹیول میں بہترین فلم کا ایوارڈ جیتا ہے۔ ڈائریکٹر ریما کاگتی نے اس بڑی جیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "میں آسٹریلیا کے نیشنل انڈین فلم فیسٹیول کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے سپر بوائز آف مالیگاؤں کو بہترین فلم کے طور پر منتخب کیا اور اسے آسٹریلیا کے مختلف شہروں میں نمائش کے لیے پیش کیا، جس سے فلم کو زیادہ سے زیادہ ناظرین تک پہنچنے کا موقع ملا۔ ہمیں خوشی ہے کہ فیسٹیول کے شائقین خوابوں اور جدوجہد کی اس کہانی سے جڑے ہوئے ہیں۔" آسٹریلیا کے نیشنل انڈین فلم فیسٹیول کا پہلا ایڈیشن 13 فروری سے 2 مارچ 2025 تک منعقد ہوا، جو آسٹریلیا میں ہندوستانی سینما کے جشن میں ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ یہ میلہ سات شہروں سڈنی، کینبرا، گولڈ کوسٹ، برسبین، پرتھ، ایڈیلیڈ اور میلبورن میں منعقد کیا گیا جہاں سامعین کو بھارتی فلموں کی ایک بڑی قسم دیکھنے کو ملی۔ میلے کا اختتام ایک عظیم الشان ریڈ کارپٹ گالا اور مرڈوک یونیورسٹی، پرتھ میں تنیشتھا چٹرجی کے روم روم میں کی اسکریننگ کے ساتھ ہوا۔ اور سینما کے شائقین کے لیے اس فلمی سفر کو آگے لے جانے کے لیے، ڈینڈی سینماز آنے والے ہفتوں میں چنیدہ فیسٹیول فلموں کی انکور اسکریننگ کا اہتمام کریں گے، اس طرح اس سینما کے جشن کو زندہ رکھا جائے گا۔ سوپر بوائز آف مالیگاؤں کو رتیش سدھوانی، فرحان اختر، زویا اختر اور ریما کاگتی نے ایمیزون ایم جی ایم اسٹوڈیوز، ایکسل انٹرٹینمنٹ اور ٹائیگر بیبی کے بینر تلے پروڈیوس کیا ہے۔ ورون گروور کی تحریر کردہ اس فلم میں مرکزی کرداروں میں آدرش گورو، ونیت کمار سنگھ اور ششانک اروڑہ نے مرکزی کردار ادا کیے ہیں جس کا انتظار 28 فروری کو بھارت، امریکا، برطانیہ، کینیڈا، یو اے ای، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سینما گھروں میں کیا گیا، جہاں اسے زبردست پذیرائی مل رہی ہے۔

لاڈلی بہنوں کو 2100 روپئے کب سے ملیں گے؟

ایوان اسمبلی میں وزیر موصوفہ نے واضح کردیا

ممبئ:6/ مارچ۔(ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر میں مہایوتی حکومت کی سب سے مقبول اسکیم ''لاڈلی بہن'' ہے۔ اس اسکیم کو اس وقت کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے شروع کیا تھا اور یہ اسمبلی انتخابات میں بہت کامیاب رہی۔ اس اسکیم کی وجہ سے مہایوتی کو اسمبلی انتخابات میں بڑی کامیابی ملی۔ مہایوتی کو 232 نشستیں ملیں جبکہ مہاوکاس اگھاڑی کے تینوں جماعتوں کو ملا کر 50 نشستیں بھی نہیں مل سکیں۔ اس انتخابی منشور میں مہایوتی نے لاڈلی بہنوں کو 1500 روپے کے بجائے 2100 روپے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس لیے اب بہنیں 2100 روپے کب سے ملیں گے، اس کا انتظار کر رہی ہیں۔ اس بارے میں خواتین و بچوں کی ترقی کی وزیر آدیتی ٹکرے نے اہم معلومات فراہم کیں۔ وزیر اعلیٰ ''ماجی لاڈکی بہن'' اسکیم کے نفاذ کے بارے میں ایم ایل اے انیل پرب کی طرف سے اٹھائے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے خواتین و بچوں کی ترقی کی وزیر آدیتی ٹکرے نے کہا کہ ریاست کے وزیر اعلیٰ یا نائب وزیر اعلیٰ نے ایسا کوئی سرکاری اعلان نہیں کیا ہے۔ حکومت جب کوئی اسکیم کا اعلان کرتی ہے تو منشور 5 سال کا ہوتا ہے۔ بجٹ میں اس بارے میں فیصلہ کیا جائے گا، لیکن فی الحال 2100 روپے کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے لاڈلی بہنوں کو 2100 روپے ملنے کے لیے انتظار کرنا پڑے گا۔ آدیتی ٹکرے کے اسمبلی میں بیان سے لاڈلی بہنوں کو مایوسی ہوئی ہے۔ تاہم، تمام خواتین کو فروری اور مارچ کے مہینے کا 1500 روپے یعنی دو ماہ کی قسط 3000 روپے اسی ماہ خواتین کے دن سے پہلے ملے گی۔

پاسپورٹ درخواست کے قوانین میں بڑی تبدیلی! برتھ کا سٹرٹفکیٹ اہم دستاویز

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے پاسپورٹ درخواست کے قوانین میں تاریخی تبدیلیاں متعارف کروائی ہیں، جس کے تحت یکم اکتوبر 2023 یا اس کے بعد پیدا ہونے والے افراد کے لیے صرف پیدائش کا سٹرٹفکیٹ ہی تاریخ پیدائش کے ثبوت کے طور پر قابل قبول ہوگا۔ یہ نیا قانون پاسپورٹس (ترمیمی) قوانین 2025 کے تحت فروری کے آخری ہفتے میں اعلان کیا گیا اور سرکاری گزٹ میں شائع ہونے کے بعد نافذ ہوگا۔ یکم اکتوبر 2023 سے پہلے پیدا ہونے والوں کے لیے خوشخبری! حکومت نے پرانے قوانین برقرار رکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یکم اکتوبر 2023 سے پہلے پیدا ہونے والے افراد پاسپورٹ کے لیے دیگر دستاویزات جیسے کہ تعلیمی اسناد، پین کارڈ اور ڈرائیونگ لائسنس کو بھی تاریخ پیدائش کے ثبوت کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ پیدائش کا سٹرٹفکیٹ کہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ حکومت نے واضح کیا ہے کہ صرف تسلیم شدہ ادارے جیسے کہ: رجسٹرار آف برتھس اینڈ ڈیتھس میونسپل کارپوریشنز رجسٹریشن آف برتھس اینڈ ڈیتھس ایکٹ 1969 کے تحت مجاز ادارے ہی مستند پیدائش کے سٹرٹفکیٹ جاری کر سکتے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد دستاویزات کی تصدیق کو شفاف اور مضبوط بنانا ہے۔ دیگر بڑی تبدیلیاں! پاسپورٹ میں پرائیویسی کا تحفظ پاسپورٹ کے آخری صفحے پر رہائشی پتہ اور والدین کے نام چھاپے نہیں جائیں گے۔ امیگریشن حکام یہ معلومات بارکوڈ اسکین کے ذریعے حاصل کریں گے۔ یہ فیصلہ سنگل پیرنٹس اور علیحدہ خاندانوں کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ پاسپورٹ مراکز میں اضافہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ پانچ سالوں میں پوسٹ آفس پاسپورٹ سیوا کیندروں (POPSK) کی تعداد 442 سے بڑھا کر 600 کر دی جائے گی، تاکہ عوام کو پاسپورٹ کی مزید آسان سہولت فراہم کی جا سکے۔ ایک پیدائش سٹرٹفکیٹ، کئی کام! اب پیدائش کا سٹرٹفکیٹ نہ صرف پاسپورٹ کے لیے بلکہ آدھار کارڈ، تعلیمی ریکارڈ اور دیگر سرکاری دستاویزات کے لیے بھی قابل قبول ہوگا۔ حکومت کا مقصد کیا ہے؟ ان ترامیم کا بنیادی مقصد دستاویزات کی تصدیق کے عمل کو مزید مضبوط بنانا، شہریوں کی معلومات کو محفوظ رکھنا اور پاسپورٹ کے حصول کو آسان بنانا ہے۔ یہ نیا قانون پاسپورٹ کے خواہشمند افراد کے لیے کسی حد تک سختی ضرور لائے گا، لیکن اس سے جعلسازی کی روک تھام اور نظام میں زیادہ شفافیت پیدا ہوگی۔

12 مارچ کو نایگاوں تحصیل دفتر میں ضبط شدہ ریت کے ذخیرے کی نیلامی ہوگی

ناندیڑ: 6 مارچ (ورق تازہ نیوز) سال 2019-20 کے ملگاوں اور دھنج سے ضبط کیے گئے 3707.19 براس غیر قانونی کان کنی سے حاصل شدہ ریت کے ذخیرے کی نیلامی ہوگی۔ یہ نیلامی 600 روپے فی براس کی قیمت سے نائب سب ڈویژنل آفیسر بلولی کی صدارت میں تحصیل دفتر، نایگا?ں (کھ) میں بدھ، 12 مارچ 2025 کو صبح 11:30 بجے منعقد ہوگی۔ نیلامی میں حصہ لینے کے خواہش مند افراد کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ نیلامی کی شرائط و ضوابط تحصیل دفتر، نایگا?ں (کھ) کے نوٹس بورڈ پر شائع کیے گئے ہیں۔ متعلقہ افراد کو نوٹ کرنے کی اپیل کی جاتی ہے۔

مدھیہ پردیش: بورڈ امتحانات کے پرچے دینے کا جھانسہ

بھوپال: مدھیہ پردیش میں جاری بورڈ امتحانات کے دوران سائبر مجرموں کی جانب سے طلبہ کو سوالیہ پرچے دینے کا جھانسہ دے کر دھوکہ دہی کا انکشاف ہوا ہے۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے چھندواڑا اور بھنڈ سے دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ بھوپال پولیس کی کرائم برانچ کے ایڈیشنل ڈی سی پی شیلندر چوہان نے بتایا کہ مدھیہ پردیش بورڈ ا?ف سیکنڈری ایجوکیشن کے امتحانات کے دوران بعض سائبر مجرم ٹیلی گرام گروپ کے ذریعے جعلی سوالیہ پرچے فراہم کرنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ پولیس کئی ماہ سے ایسے گروپوں پر نظر رکھے ہوئی تھی اور اس معاملے میں چھندواڑا کے دیپانشو کوری اور بھنڈ کے شوم یادو کو گرفتار کیا گیا ہے۔

سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی بحالی کے لئے

8 مارچ کو بیڑ ضلع میں کانگریس کی سد بھاونا پیدل یاترا

پربھنی:6 مارچ (ورق تازہ نیوز) سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی بحالی کے لئے اور مہاراشٹر دھرم کو بیدار کرنے کے لئے 8 اور 9 مارچ کو مساجوگ سے بیڑ تک سد بھاونا پیدل یاترا کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ پیدل یاترا مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر محترم ہریش وردھن سپکال کے حکم پر اور محترم ضلع صدر سریش راو ورپڈکر کی رہنمائی میں پربھنی کے تمام عہدیدار اور کارکنان شامل ہوں گے۔ یہ سد بھاونا پیدل یاترا ریاست میں سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی بحالی کے لئے ہے۔ یہ صرف ایک سیاسی نہیں بلکہ ایک سماجی اقدام ہے جس کی مہاراشٹر کو اس وقت اشد ضرورت ہے۔ موجودہ خراب سماجی ماحول کو بدلنے کے لئے مہاراشٹر کے عام شہری، نوجوان، خواتین، طلباء، سماجی کارکن، ادیب، صحافی، سماجی تنظیموں کے نمائندے بھی بڑی تعداد میں اس پیدل یاترا میں شامل ہوں۔ یہ درخواست کوآرڈینیٹر سہاس پنڈت نے کی ہے۔ یاترا میں شامل ہونے کے لئے نیچے دیئے گئے گوگل فارم میں اپنی معلومات بھریں یا پربھنی کوآرڈینیٹر سہاس پنڈت اور دگمبر گھروڈے (موبائل نمبر - 9921216232) سے رابطہ کریں۔

دودھ کی پیداوار کے شعبے میں کسان کی انفرادی طور پر مدد کرنے کے لیے تیار ہوں

ناندیڑ میں بایوگیس پلانٹ لگانے کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد ایم پی گوچھڑے کا خطاب

छायाचित्र नरेंद्र गडप्पा

ناندیڑ، 6 مارچ: خود کفالت اور تعاون کی بنیاد پر کوآپریٹو اداروں کی تشکیل ضروری ہے۔ کوآپریٹو میں سب کے حقوق کا تحفظ اور شفافیت اہم ہے۔ اس سے کسی ضلع کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ دودھ کی پیداوار کے شعبے میں ضلع کے ہر کسان کی انفرادی طور پر مدد کرنے کے لیے تیار ہوں، اس لیے سب کو پہل کرنی چاہیے، یہ اپیل آج یہاں ایم پی ڈاکٹر اجیت گوچھڑے نے کی۔ مرکزی حکومت، حکومت مہاراشٹر، نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ (مدا) لمیٹڈ کے تعاون سے۔ رجسٹرڈ کسانوں اور کوآپریٹو ڈیری اداروں کے سربراہوں کے لیے جمعرات کی دوپہر کو اپنی جگہ پر بایوگیس پلانٹ لگانے کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ورکشاپ ضلع کلکٹر آفس کے پلاننگ بلڈنگ میں منعقد ہوئی جس میں ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے بطور افتتاحی تقریب شرکت کی۔ جبکہ ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر مینال کرنوال بطور خصوصی گائیڈ موجود تھیں۔ اس کے علاوہ دہلی کے دین دیال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے صدر پروفیسر اپیندر کلکرنی، کوآپریٹو انسٹی ٹیوٹ دودھ چھترپتی سنبھاجی نگر کے ڈویژنل ڈپٹی رجسٹرار مسز کلپنا شاہ، نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ (مردا) آنند گجرات کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر سندیپ بھارتی، سنجے کوڈگے، اس موقع پر رہنمائی کے لیے موجود تھے۔ ان دونوں نے دو سیشنز میں کوآپریٹو اداروں کے قیام، دودھ کی پیداوار، تقسیم، مارکیٹنگ، بایوگیس کے قیام اور افادیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ ایم پی ڈاکٹر اجیت گوچھڑے کی پہل پر آج یہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ ناندیڑ ضلع میں دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لیے کافی گنجائش ہے، اس لیے کوآپریٹو کے منتر کو آگے لے کر چلنا ضروری ہے۔ مرکز اور ریاستی حکومت اس اقدام میں آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کو اس کا آغاز کرنا چاہیے۔ ضلع کی کوآپریٹو ڈیری تنظیموں اور دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لیے اکٹھے ہوں۔ اس کی تربیت آج یہاں دی گئی۔ حکومت دودھ کی پیداوار میں پیچھے رہ جانے والے اضلاع کو آگے لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے خود اس کاروبار کا تجربہ کیا ہے اور اس میں ہر کسان کی مدد کے لیے تیار ہیں۔ تاہم، دودھ کے کاروبار کو بڑھانے کا ہدف میں نے اپنے لیے مقرر کیا ہے اور یہ اقدام مسلسل جاری رہے گا، ایم پی نے کہا۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ضلع میں مرکزی حکومت کی کئی اسکیمیں دستیاب ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ آج کی ورکشاپ سے دودھ کی پیداوار اور کوآپریٹو اداروں کی تشکیل کو تیز کرنے کی امید ہے۔ ناندیڑ ضلع میں دودھ کی پیداوار کی موجودہ صورتحال مہاراشٹر کے دیگر اضلاع کے مقابلے میں بہت نازک ہے۔ دودھ کی پیداوار کے شعبے میں ضلع کی ترقی کے لیے کافی گنجائش ہے۔ اس کے لیے انتظامیہ مدد کے لیے تیار ہے۔ تاہم، آپ سب کو اچھی تربیت کے ذریعے آگے بڑھ کر یہ کام کرنا چاہیے، صرف اس لیے کہ آپ کو سرکاری فنڈز مل رہے ہیں، سبسڈی مل رہی ہے، اس لیے اس کاروبار میں نہ آئیں۔ بلکہ ایمانداری سے اس کاروبار کو اپنی روزی روٹی کا ذریعہ بنانا ہے تو اس کاروبار میں آئیں، انہوں نے موجود کسانوں سے اپیل کی۔ اس موقع پر ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر مینال کرنوال نے بھی رہنمائی کی۔ کسانوں کو اس شعبے میں مناسب تربیت حاصل کرنی چاہیے، انہوں نے مشورہ دیا۔ کسانوں کو دودھ کی پیداوار کرتے وقت اپنے کھیت میں چارہ پیدا کرنے پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ پورے کاروبار کے بارے میں تکنیکی مشورہ لینا چاہیے، انہوں نے واضح کیا۔ پروگرام کی نظامت امرک سنگھ واسریکار نے کی۔ اس پروگرام میں ضلع بھر سے بڑی تعداد میں کسانوں نے شرکت کی۔

سنہرے مستقبل کا ایک اور خواب ادھورا رہ گیا
کوٹہ میں ایم بی بی ایس طلبا نے کی خودکشی

کوٹا میں خودکشی کے معاملوں نے تشویشناک صورتحال اختیار کر لی ہے۔ نوجوان اُمیدوں کے بوجھ تلے دب کر اور مختلف پریشانیوں سے گھبرا کر لگاتار غلط قدم اٹھا رہے ہیں۔ اس دوران کوٹا سے ایک اور خودکشی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ راجستھان میں کوٹا میڈیکل کالج کے ایم بی بی ایس طلبا نے یہ خوفناک قدم اٹھایا ہے۔ وہ گزشتہ تین بسال سے کوٹا میں رہ رہا تھا۔ نوجوان کے پاس سے ایک سوسائڈ نوٹ برآمد ہوا ہے۔ مہاویر نگر اے ایس آئی موہن لال نے اس ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع دی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو قبضے میں لے کر مورچری میں رکھوا دیا ہے۔ پولیس کے ہاتھ لگے سوسائڈ نوٹ میں طلبا نے اپنے ماں-باپ سے ان کا خواب پورا نہیں کر پانے کو لے کر معافی مانگی ہے۔ نوجوان کی آنکھوں میں سنہرے مستقبل کے خواب نے نہ جانے کب دم توڑ دیا اور اس نے یہ خوفناک قدم اٹھا لیا، اور ہاسٹل کے کمرے میں پھانسی لگا کر جان دے دی۔ مہاویر نگر تھانہ پولیس کے مطابق جئے پور کا رہنے والا 28 سال کا سنیل کوٹا میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کر رہا تھا۔ کالج کے ہاسٹل نمبر تین میں رہنے والا یہ طالب علم جب پورے دن دکھائی نہیں دیا تو اس کے دوست رات کو اس کے کمرے میں پہنچ گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔ جس کے بعد دوستوں نے کمرے کا گیٹ توڑ دیا۔ اندر کا نظارہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ سنیل پھندے سے لٹکا ہوا تھا۔ واقعہ کی خبر فوراً مہاویر نگر پولیس کو دی گئی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر آگے کی جانچ شروع کر دی۔ اس دوران سنیل کے خاندان والوں کو واقعہ کی اطلاع دی گئی۔

شمالی ریلوے نے پارسل اور سامان کی آمدنی میں
تاریخی کارنامہ انجام دیا، 500 کروڑ روپے کا ہندسہ عبور

نئی دہلی: شمالی ریلوے نے پارسل اور سامان کی آمدنی میں تاریخی کارنامہ انجام دیتے ہوئے 500 کروڑ روپے کا ہندسہ عبور کرلیا ہے۔ شمالی ریلوے کے چیف پبلک ریلیشنز آفیسر ہمانشو شیکھر اپادھیائے نے کہا کہ یہ کامیابی ریلوے کی بہترین سروس، قابل اعتماد ٹرانسپورٹ سسٹم اور صارفین کی بڑھتی ہوئی اعتماد کی نشاندہی کرتی ہے۔ شمالی ریلوے کی جانب سے سامان اور مسافرین کی سہولیات کے ساتھ ساتھ پارسل اور سامان (لگیج) کی خدمات کو بھی مسلسل بہتر کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ ریلوے مستقبل میں بھی پارسل اور سامان کی خدمات کو مزید قابل رسائی اور آسان بنانے کی کوشش جاری رکھے گا۔ واضح ہو کہ خصوصی پارسل ٹرینوں، ایس ایل آر اور وی پی کو لیز پر دینے کے انتظام اور پارسل کارگو ایکسپریس ٹرینوں (پی سی ای ٹی) اور جے پی پی-آر سی ایس کے خدمات کے ذریعہ ریلوے نے اس شعبے میں بہت زیادہ آمدنی حاصل کی ہے۔ شمالی ریلوے کی پارسل اور سامان سے کی گئی مکمل آمدنی کے تفصیل کی بات کی جائے تو شمالی ریلوے نے 151 خصوصی پارسل ٹرینیں چلائیں، جس سے 35.08 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی۔ ریلوے کی 266 ایس ایل آر کو لیز پر دیا گیا، جس سے 134.46 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی۔ علاوہ ازیں وی پی لیزنگ کے تحت 129.78 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی، جس میں دہلی ڈویژن کے ذریعہ 2 وی پی اور دیگر ریلوے کے 53 وی پی شامل ہیں۔ موجودہ وقت میں شمالی ریلوے سے 2 پی سی ای ٹی (آئی سی او ڈی/ پانی پت-یشونت پور اور پٹیل نگر-روپاپورم) چل رہی ہے، ان سے اب تک 29.95 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ شمالی ریلوے سے 2 جے پی پی ٹرینیں (آئی سی او ڈی/ یشونت پور اور حضرت نظام الدین-رینیگنٹا) چلائی جارہی ہیں، جن سے 6.28 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔

سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی بحالی کے لیے

8 مارچ سے مساجوگ سے کانگریس کی سد بھاونا پد یاترا

ممبئ: مہاراشٹر سادھو سنتوں، صوفیوں اور عظیم شخصیات کی سرزمین ہے اور اپنے ترقی پسند خیالات کی بدولت اس ریاست نے ہمیشہ ملک کو نئی راہ دکھائی ہے۔ تاہم، گزشتہ کچھ عرصے سے ریاست کا سماجی ماحول بگڑتا جا رہا ہے، اور کچھ طاقتیں سیاسی فوائد کے لیے مہاراشٹر کی ثقافت اور روایات کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ایسے حالات میں ریاست میں سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے تحت کانگریس پارٹی نے سد بھاونا پد یاترا کا اہتمام کیا ہے، جس کا آغاز سنیچر 8 مارچ کو بیڑ کے مساجوگ سے ہوگا۔ سنیچر 8 مارچ کو ہرش وردھن سپکال مساجوگ پہنچ کر مرحوم سنتوش دیشمکھ کے اہل خانہ سے ملاقات کریں گے اور وہاں سے 51 کلومیٹر طویل سد بھاونا پد یاترا کا آغاز کریں گے۔ دوروزہ یہ یاترا اتوار 9 مارچ کی شام بیڑ پہنچے گی، جہاں سد بھاونا مہا سبھا کے ذریعے اس کا اختتام ہوگا۔ اس یاترا میں سابق جج بی جی کولسے پاٹل، کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے رہنما وجے وڈیٹی وار، قانون ساز کونسل میں کانگریس کے لیڈر ستیش عرف بنٹی پاٹل، سابق وزیر ڈاکٹر وشوجیت کدم، ہماچل پردیش کی انچارج ایم پی رجنا تائی پاٹل، جالنہ کے ایم پی ڈاکٹر کلیان کالے، ریاستی نائب صدر موہن جوشی، چیف ترجمان اتل لونڈھے سمیت کئی کانگریسی رہنما، سماجی تنظیموں کے نمائندے اور عوام بڑی تعداد میں شریک ہوں گے۔ اس سے قبل کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کل بروز جمعہ صبح اہلیہ نگر ضلع کے مثالی گاؤں ہیورے بازار میں سماجی کارکن پاپٹ راؤ پوار سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد، دوپہر میں وہ پاتھرڈی تعلقہ کے مڈھی میں جا کر سنت کانیفناتھ، بھگوان گڑھ میں سنت بھگوان بابا اور نارائن گڑھ میں بھگوان نگد نارائن کی سمادھی پر حاضری دیں گے اور سماجی یکجہتی و امن کے لیے دعا کریں گے۔

سی ای او کی موجودگی میں مکھیڑ میں شہریوں کی شکایات کا ازالہ

ناندیڑ، 6 مارچ:- ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر منل کرنوال کی موجودگی میں مکھڈ پنچایت سمیتی میں 4 مارچ کو شکایت کے ازالے کے دن کا انعقاد کیا گیا۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر منل کرنوال کی زیر صدارت اجلاس میں شہریوں کے مسائل پر غور کیا گیا اور ان کو حل کیا گیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر سندیپ ملوڈے، ضلع دیہی ترقی ایجنسی کے پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر۔ سنجے توباکلے اور ضلع پریشد کے تمام محکمہ کے سربراہان موجود تھے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر منل کرنوال نے شہریوں کی انفرادی شکایات سنیں اور ان کے خلاف فوری کارروائی کا حکم دیا۔ اس پروگرام میں شریک شہریوں نے انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہا۔ شکایات کے ازالے کے دن کی تنظیم نے شہریوں کو ان کے مسائل کے فوری جوابات فراہم کئے۔ شکایات کے ازالے کے اقدام نے انتظامیہ اور شہریوں کے درمیان ہم آہنگی کا احساس پیدا کیا۔ نیز مسائل کو فوری طور پر حل کیا گیا۔ شہریوں کی جانب سے دی گئی تجاویز کو ضلعی سطح پر متعلقہ محکموں کے سربراہان کو ارسال کر دیا گیا ہے اور شکایات کا ازالہ کیا جائے گا۔ شکایات کا جائزہ لینے کے لیے جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر راجکمار مکوار، چیف اکاؤنٹس اینڈ فائنانس آفیسر شیو پرکاش چنا، پراجیکٹ ڈائرکٹر اور جل جیون فش فارم کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو نارائن مِسال، ضلع حیوانات کے افسر ڈاکٹر۔ پروین گھلے، سماجی بہبود آفیسر ستیند را الوار، ایجوکیشن آفیسر ڈاکٹر۔ سویتا برج، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر۔ سنگیتا دیش مکھ، ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر وومن اینڈ چائلڈ ویلفیئر ڈپارٹمنٹ تھوراٹ، ایگزیکٹو انجینئر بھوجراج، چیف ایگزیکٹو آفیسر کے پرسنل اسسٹنٹ شبھم تیلیوار کے علاوہ مختلف محکموں کے اکاونٹ ہیڈز، گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر سی ایل۔ راموداور دیگر موجود تھے۔

رہبر انگلش اسکول کے سالانہ ثقافتی جلسہ کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ: رہبر انگلش اسکول کے سالانہ ثقافتی جلسہ کا انعقاد بروز اتوار بتاریخ 23 فروری کو کسوم آڈیٹوریم میں ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت جناب محمد افتخار الدین صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر ناندیڑ کے رکن پارلیمنٹ جناب رویندر وسنت راو چوہان صاحب نے شرکت کی جبکہ مہمانانِ اعزازی کے طور پر یشونت کالج کے کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر ایم اے بصیر سر اور ناندیڑ کے ایجوکیشن آفسر جناب دلیپ بنسوڑے سر کو مدعو کیا گیا تھا۔ طلبہ نے مختلف ڈراموں، نعت نشید و مکالموں کے ذریع ?اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ تلاوت قران پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جماعت نرسری تا ہشتم کے طلباء وطالبات نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ رویندر چوہان صاحب نے اپنی تقریر میں طلبہ کی بہترین کارکردگی کی کافی ستائش کی اور اُن کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے رہنمائی کی ساتھ ہی انہوں نے اسکول انتظامیہ کی کوششوں کی ستائش کی۔ ڈاکٹر ایم اے بصیر سر نے کم فیس میں دی جانے والی خدمات کی بھرپور ستائش کی اور بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اسکول کی جانب سے تمام طلبہ وطالبات کو ٹرافی دے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ سرپرست حضرات کی کثیر تعداد اس پروگرام میں شریک رہی۔ اسکول کے ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر جاوید اقبال سر و اسکول کے کوآرڈینیٹر جناب نواب علی خان سر، پرنسپل افراح مس وجلسہ کی انچارج شائستہ مس پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ دیگر اساتذہ وغیر تدریسی عملہ نے بھی انتھک جدوجہد کر کے پروگرام کو کامیاب بنایا۔

ہندوستان میں امیروں کی تعداد میں اضافہ، امریکہ اور چین کے بعد سب سے زیادہ ارب پتی

ہندوستان میں رئیسوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ ملک میں اب ایک کروڑ ڈالر (تقریباً 87 کروڑ روپے) سے زیادہ کی جائیداد والے لوگوں کی تعداد گزشتہ سال کے 6 فیصد سے بڑھ کر 85698 ہو گئی ہے۔ وہیں ہندوستان میں اب 191 ارب پتی ہیں۔ یہ جانکاری عالمی رئیل اسٹیٹ کنسلٹنگ کمپنی نائٹ فرینک کی بدھ کو جاری 'دی ویلتھ رپورٹ-2025' میں سامنے ا?ئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں سب سے زیادہ نیٹ ورتھ والوں (ایچ این ڈبلیوا?ئی) کی تعداد بڑھ کر 2024 میں 85698 ہونے کا اندازہ ہے جبکہ 2023 میں یہ تعداد 80686 تھی۔ کمپنی نے کہا کہ 2028 تک یہ تعداد بڑھ کر 93753 پر پہنچنے کی امید ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں امیروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اگلے کچھ سالوں میں یہ تعداد اور بھی بڑھنے کی امید ہے۔ ہندوستان میں ارب پتیوں کی ا?بادی میں بھی 2024 میں سالانہ کی بنیاد پر مضبوطی سے اضافہ ہوا ہے۔ کنسلٹنگ کمپنی نے کہا ہے کہ حال میں ہندوستان میں 191 ارب پتی ہیں۔ ان میں سے 26 پچھلے سال ہی اس زمرے میں شامل ہوئے جبکہ 2019 میں یہ تعداد صرف 7 تھی۔ یعنی 5 سال میں ان کی تعداد 27 گنا سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔

آر ایس ایس کے بھیاجی جوشی کی جانب سے

ممبئ اور مراٹھی زبان کی توہین، عوام سے معافی مانگیں: اتل لونڈھے

ممبئ: آر ایس ایس اور بی جے پی کو ممبئ سے ہمیشہ ہی تعصب رہا ہے اور اس نظریے کے لوگ مسلسل ممبئ اور مراٹھی زبان کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ آر ایس ایس کے بھیاجی جوشی کا ممبئ اور مراٹھی زبان کے خلاف دیا گیا بیان دانستہ طور پر کیا گیا ایک توہین آمیز عمل ہے۔ یہ ممبئ اور مراٹھی زبان کی بے حرمتی ہے، اور بھیاجی جوشی کو عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔ یہ مطالبہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے چیف ترجمان اتل لونڈھے نے کیا ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے اتل لونڈھے نے کہا کہ ممبئ سمیت پورے مہاراشٹر کی زبان مراٹھی ہے، لیکن آر ایس ایس کے لوگوں کو ممبئ، مراٹھی زبان اور یہاں کے مراٹھی عوام سے ہمیشہ ہی مخاصمت رہی ہے۔ بی جے پی کی حکومت میں ممبئ کے اہم دفاتر، ادارے اور سرمایہ کاری کو مسلسل ممبئ سے باہر منتقل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اب ممبئ میں مراٹھی زبان کی اہمیت کو کم کرکے گجراتی اور دیگر زبانیں مسلط کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ بھیاجی جوشی کا بیان بھی اسی ذہنیت کا عکاس ہے۔ ممبئ اور مہاراشٹر کی زبان صرف مراٹھی ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے۔ اگر کوئی مراٹھی زبان کی توہین کرتا ہے تو ہم اسے کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ اتل لونڈھے نے مزید کہا کہ گھاٹ کوپر ممبئ کا ہی ایک حصہ ہے، تو پھر بھیاجی جوشی کو یہ کہنے کی جرات کیسے ہوئی کہ گھاٹ کوپر کی زبان گجراتی ہے؟ گھاٹ کوپر میں لاکھوں مراٹھی لوگ رہتے ہیں اور وہ مراٹھی ہی بولتے ہیں۔ بھیاجی جوشی کے بیان کی کانگریس پارٹی سخت مذمت کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس پر اپنا مؤقف واضح کرے۔ کیا بھیاجی جوشی کے اس بیان کو اجیت پوار اور ایکناتھ شندے کی حمایت حاصل ہے؟ انہیں بھی اپنا مؤقف عوام کے سامنے رکھنا چاہیے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔